عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۲۶ ذوالحجہ تا ۲ محرم ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۸ فروری تا ۶ مارچ ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۴۰

علمائے کرام اور اُن کی ذمہ داریاں

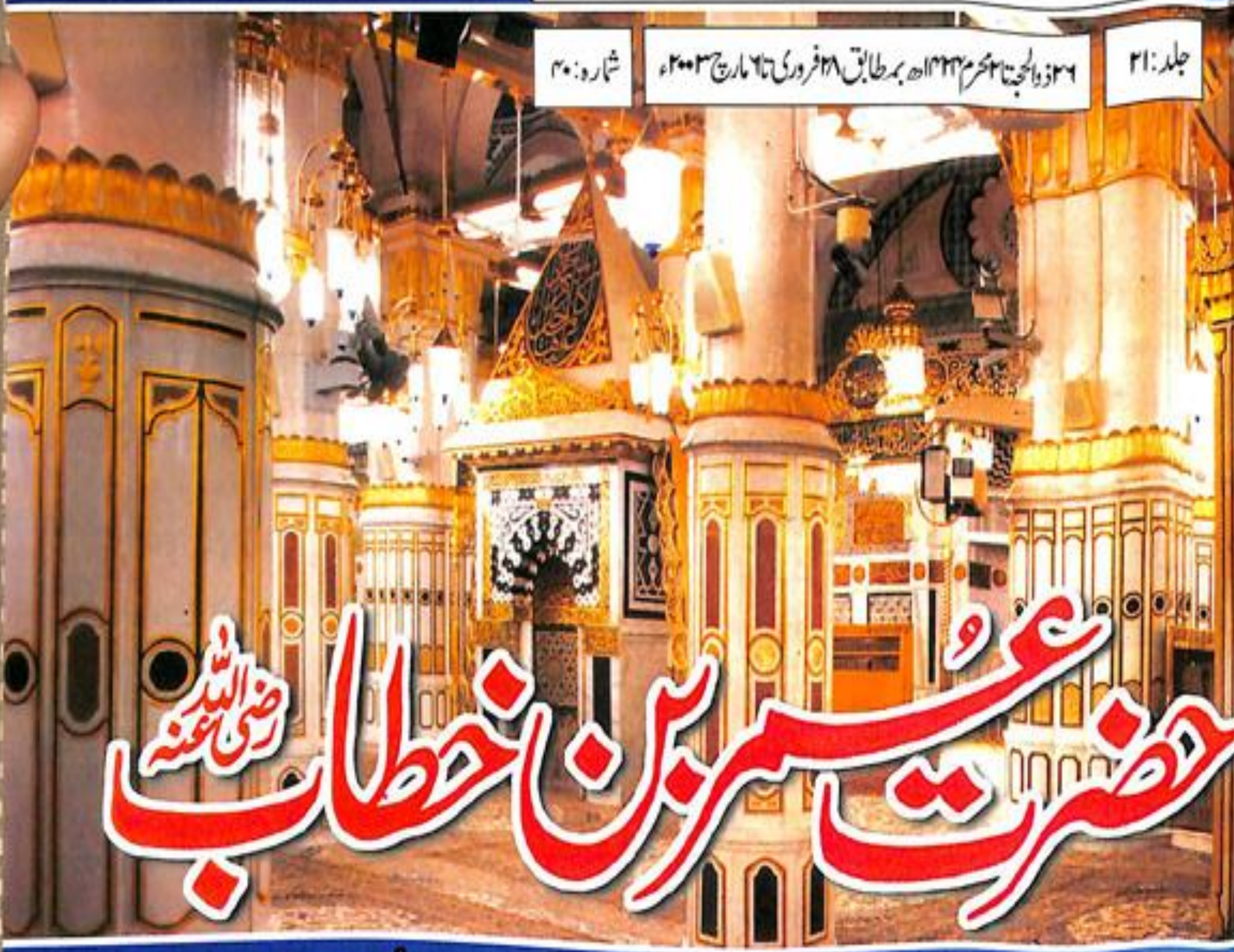

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

اخبارِ عالم پر ایک نظر

قادیانیوں کے لئے دعوتِ غور و فکر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نشانیاں:

س:...... قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں، جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں اور قربِ قیامت میں دوبارہ تشریف لائیں گے، براہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ مزید برآں مسلمان انہیں کس طرح پہچانیں گے اور ان کی کیا کیا نشانیاں ہیں؟

ج:...... قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کو قیامت کی بڑی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے اور قیامت سے ذرا پہلے ان کے تشریف لانے کی خبر دی ہے، لیکن جس طرح قیامت کا وقت معین نہیں بتایا گیا کہ فلاں صدی میں آئے گی، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا وقت بھی معین نہیں کیا گیا کہ وہ فلاں صدی میں تشریف لائیں گے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے: "اور بے شک وہ نشانی ہے قیامت کی، پس تم اس میں ذرا بھی شک مت کرو۔" (سورۂ زخرف)۔ بہت سے اکابر صحابہؓ و تابعینؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا قربِ قیامت کی نشانی ہے، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے: "اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے، مگر ضرور ایمان لائے گا اس پر اس کی موت سے پہلے قیامت کے دن وہ ہوگا ان پر گواہ۔" (سورۂ نساء)

اور حدیث شریف میں ہے: "اور میں سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں، عیسیٰ بن مریم کے کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا، پس جب تم اس کو دیکھو تو اس کو پہچان لینا، قد میانہ، رنگ سرخ و سفید، بال سیدھے، بوقت نزول ان کے سر سے گویا قطرے ٹپک رہے ہوں گے خواہ ان کو تری نہ بھی پہنچی ہو، ہلکے رنگ کی دو زرد چادریں زیب تن ہوں گی، پس صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو بند کریں گے اور تمام مذاہب کو معطل کردیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ہلاک کردیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح دجال کذاب کو ہلاک کردیں گے، زمین میں امن و امان کا دور دورہ ہوجائے گا، یہاں تک کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے، ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے، پس جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، زمین پر رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی، پس مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور انہیں دفن کریں گے۔" (مسند احمد صفحہ ۴۳۷ جلد ۲، فتح الباری صفحہ ۴۹۳ جلد ۶ مطبوعہ لاہور، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص ۱۶۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے جو واقعات احادیث طیبہ میں ذکر کئے گئے ہیں، ان کی فہرست خاصی ہے، (جو) مختصراً (یہ ہیں):

☆ آپ سے پہلے حضرت مہدی کا آنا ☆ آپ کا عین نماز فجر کے وقت اترنا ☆ حضرت مہدی کا آپ کو نماز کے لئے آگے کرنا اور آپ کا انکار فرمانا ☆ نماز میں آپ کا قنوت نازلہ کے طور پر یہ دعا پڑھنا "قتل اللہ الدجال" (اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کردے) ☆ نماز سے فارغ ہوکر آپ کا قتل دجال کے لئے نکلنا ☆ دجال کا آپ کو دیکھ کر سیسے کی طرح پگھلنے لگنا ☆ "باب لد" پر آپ کا دجال کو قتل کرنا اور اپنے نیزے پر لگا ہوا دجال کا خون مسلمانوں کو دکھانا ☆ قتل دجال کے بعد تمام دنیا کا مسلمان ہوجانا، صلیب کے توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا عام حکم دینا ☆ آپ کے زمانہ میں امن و امان کا یہاں تک پھیل جانا کہ بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ چرنے لگیں اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں ☆ کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور چاروسو فساد پھیلانا ☆ ان دنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے رفقاء سمیت کوہ طور پر تشریف لے جانا اور وہاں خوراک کی تنگی کا پیش آنا ☆ بالآخر آپ کی بددعا سے یاجوج ماجوج کا یکدم ہلاک ہوجانا اور بڑے بڑے پرندوں کا ان کی لاشوں کو اٹھاکر سمندر میں پھینکنا اور پھر زور کی بارش ہونا اور یاجوج ماجوج کے بقیہ اجسام اور تعفن کو بہاکر سمندر میں ڈال دینا ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عرب کے ایک قبیلہ بنوکلب میں نکاح کرنا اور اس سے آپ کی اولاد ہونا ☆ "فج الروحا" نامی جگہ پہنچ کر حج و عمرہ کا احرام باندھنا ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر کے اندر سے جواب دینا ☆ وفات کے بعد روضۂ اطہر میں آپ کا دفن ہونا ☆ آپ کے بعد مقعد نامی شخص کو آپ کے حکم سے خلیفہ بنایا جانا اور مقعد کی وفات کے بعد قرآن کریم کا سینوں اور صحیفوں سے اٹھ جانا ☆ اس کے بعد آفتاب کا مغرب سے نکلنا، نیز دابۃ الارض کا نکلنا اور مومن و کافر کے درمیان امتیازی نشان لگانا وغیرہ وغیرہ۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۲۶ ذوالحجہ تا ۲ محرم ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۸ فروری تا ۶ مارچ ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۴۰

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ 4
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ 6
(مولانا نذیر احمد تونسوی)
علمائے کرام اور ان کی ذمہ داریاں 12
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)
قادیانیوں کے لئے دعوت غور و فکر 16
(مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ)
اخبار عالم پر ایک نظر 21

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوت

نائب مدیر اعلیٰ کے قلم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی جماعت.........دنیا کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم

ہر مرتبہ انتقال اقتدار کے بعد قادیانی غنڈہ گردی سمیت مختلف حربوں کے ذریعہ اقتدار کے ایوانوں میں پتھر پھینک کر حکمرانوں کی قوت اور مسلمانوں کی مذہبی غیرت کا اندازہ لگاتے ہیں اور ہر دفعہ ناکام و نامراد رہتے ہیں' کیونکہ حکمرانوں اور مسلم عوام کے دلوں میں ختم نبوت کی شمع روشن رہتی ہے۔ قادیانی قذاق اس کی روشنی میں قذاقی نہیں کر سکتے تو پھر زیر زمین سازشوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور حکمران طبقہ کے کسی بغل بچہ کو سازشی جال میں پھنسا کر اس کے ذریعہ مسلمانوں کے خلاف ذہن سازی کرنے کی لاحاصل سعی کرتے ہیں اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی اور قادیانی نواز ٹولہ کے ذریعہ ان کی تائید کروائی جاتی ہے' جس کی وجہ سے انتظامیہ کو قانون شکن' دہشت گرد قادیانی امن پسند اور امن پسند مسلمان' دہشت گرد نظر آنے لگتے ہیں' حالانکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ بیرونی دنیا میں قادیانیوں نے پاکستان کو بدنام کرنے اور اس کے خلاف سازشیں کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی' پاکستانی سفارت خانے گویا کہ قادیانی عبادت خانے بن چکے ہیں' یورپ کے ہر ملک میں قادیانیوں نے پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے مذہبی بنیادوں پر سیاسی پناہ کا ڈھونگ رچا رکھا ہے' یورپین ممالک کی ہر عدالت میں قادیانیوں نے فرضی داستانیں بنا کر پاکستان کے خلاف استغاثے دائر کر رکھے ہیں' پاکستانی سفارتکار اپنے ملک کا دفاع کرنے کی بجائے قادیانی موقف کی غلط طور پر تائید کرتے ہیں' جس کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر یہ تاثر پھیل رہا ہے کہ پاکستان دہشت گرد ملک ہے اور اس میں اقلیتوں پر ظلم ہو رہا ہے' جس پر امریکہ اور دیگر غیر مسلم ممالک اپنی رپورٹوں میں واویلا کرتے رہتے ہیں' حالانکہ پاکستان میں اقلیتوں کو جو حقوق حاصل ہیں وہ خود امریکہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں بھی اقلیتوں کو حاصل نہیں' کسی بھی ملک میں اقلیت کی ریاست قائم نہیں ہے جبکہ پاکستان میں قادیانی غیر مسلم ریاست چناب نگر ضلع جھنگ میں قائم ہے' سوائے پاکستانی سکہ کے وہاں عملاً تمام قوانین قادیانی جماعت کے نافذ ہیں۔

حالیہ انتقال اقتدار کے بعد قادیانیوں نے حسب سابق اپنی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی کوشش کی' وہ اس میں تو کامیاب نہ ہو سکے لیکن انہوں نے ایک ایسا طریقہ اپنایا جو انہیں عالمی دہشت گرد تنظیم کے روپ میں پیش کرنے کے لئے کافی ہے اور وہ ہے ان کی جانب سے اپنے زیر انتظام علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف عقوبت خانوں' ٹارچر سیلوں اور تفتیشی سینٹروں اور چیک پوسٹوں کا قیام جو حکومت پاکستان کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے' شہر چناب نگر میں جاسوسی کیمرے نصب کر کے لوگوں کی نجی زندگی میں مداخلت کرنا اور مسلمانوں کو اغوا کر کے عقوبت خانوں میں تشدد کا نشانہ بنانا ایک سنگین مسئلہ ہے' سکیورٹی کے بہانے دہشت گردی کے اڈے قائم ہو چکے ہیں' قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے اغوا' ان پر تشدد اور انہیں حبس بے جا میں رکھنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں' چناب نگر میں رونما ہونے والے چند واقعات ملاحظہ ہوں:

۱:......۷/نومبر ۲۰۰۲ء کو محمد آصف ولد محمد صدیق صبح کے وقت سودا سلف لانے کے لئے گھر سے موٹر سائیکل پر بازار آیا' قادیانی غنڈوں نے اس کا تعاقب کیا اور دار النصر کے ریلوے پھاٹک کے قریب ڈبل کیبن گاڑی ڈالا نمبر FDW9397 کے ذریعے سائیڈ مار کر محمد آصف کو موٹر سائیکل سے نیچے گرا دیا۔ موٹر سائیکل تباہ ہو گئی اور محمد آصف شدید زخمی ہو گیا' زخمی حالت میں اسے اغوا کر کے قادیانی اپنے عقوبت خانے میں لے آئے' اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر اس کا والد اور مسلمان معززین تھانہ چناب نگر گئے' جس پر پولیس کی مداخلت کے بعد محمد آصف کو رہائی ملی لیکن پرچہ درج نہ ہو سکا جس کی وجہ سے ایس ایچ او چناب نگر ملک ظفر اقبال کو تبدیل کر دیا گیا۔

۲:......۷/دسمبر ۲۰۰۲ء کو رانا مبین اختر ولد حاجی امان اللہ' کاشف علی اور محمد طیب سکنہ چنیوٹ کو گیارہ بجے دن دار الصدر کی سڑک شارع عام سے آتشیں اسلحہ کے زور پر اغوا کر کے حمید اللہ قادیانی کے عقوبت خانے میں ساڑھے تین گھنٹے ٹارچر کیا گیا اور ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا' مقامی پولیس نے ان مغویوں کو خود برآمد کیا' ملزمان کے خلاف پرچہ درج کرنے کے لئے درخواست دی گئی' مگر سرکلر چناب نگر کے ڈی ایس پی خان کریم نواز کے وعدہ پر کہ آئندہ قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی' اس دفعہ جانے دو' مسلمانوں نے اس کی بات پر اعتماد کیا جس کی وجہ سے پرچہ درج کرنے پر اصرار نہ کیا اور نہ ہی مزید طول دیا۔ ڈی ایس پی خان کریم نواز نے قادیانیوں کو ایک تنبیہ آمیز چٹھی لکھی اور اس کی کاپیاں مقامی تھانے اور اعلیٰ افسران کو بھی ارسال کیں۔

ختم نبوۃ

۳:......۹/جنوری ۲۰۰۳ء کو بہروز خان ولد امیر زرین باب الابواب چناب نگر میں ریڑھی لگانے کے لئے گھر سے نکلا' چند قدم گھر سے آگے روڈ پر آیا' اس روز سخت دھند تھی موسم کا جائزہ لینے لگا کہ ریڑھی لگاؤں یا نہ لگاؤں کہ اتنے میں قادیانی غنڈے ڈبل کیبن گاڑی ڈالا نمبر FDW9397 پر آئے اور اسے اغوا کرنے کی کوشش کی' سر عام بے عزت کیا اور کچھ وقت کے لئے قابو کر کے اسے حبس بے جا میں رکھا' اس کے واویلا کرنے پر مسلمان جمع ہو گئے جس پر ملزمان فرار ہو گئے۔ ملزمان کے خلاف پرچہ درج ہوا مگر تادم تحریر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

۴:......۱۶/جنوری ۲۰۰۳ء کو صبح چار بجے محمد طارق ولد مولوی محمد شہباز سکنہ محلہ باب الابواب سرگودھا روڈ چناب نگر کے گھر پر قادیانی نذیر احمد وغیرہ نے دھاوا بولا اور اسے اس کے رہائشی کمرہ سے باہر نکال کر صحن میں تشدد کر کے شدید زخمی کر دیا' پولیس کو میڈیکل سرٹیفکیٹ بمع درخواست دی لیکن تاحال پرچہ درج نہیں ہوا۔

۵:......۱۷/جنوری ۲۰۰۳ء کو مولانا غلام مصطفی صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مسلم کالونی چناب نگر میں خطبہ جمعہ دینے کے لئے ریلوے اسٹیشن چناب نگر جا رہے تھے کہ کالج روڈ پر قادیانی غنڈوں نے ناکہ بندی کر کے انہیں پکڑ لیا' سر عام ان کی بے عزتی کی قتل کی دھمکیاں دیں اور اغوا کرنے کی ناکام کوشش کی انہیں بڑی مشکل سے قادیانیوں سے رہائی ملی' اس واقعہ کے بعد قادیانیوں کے خلاف پرچہ درج ہوا لیکن تادم تحریر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

۶:......۲۲/جنوری ۲۰۰۳ء کو شام کے وقت رانا نعیم اختر اپنی موٹر سائیکل پر سودا سلف لینے کے لئے بازار نکلا' ناکہ پر موجود قادیانی غنڈوں نے انہیں روک لیا' انہیں دھمکیاں دیں اور بعد ازاں فون کھینچنے کے بعد انہیں چھوڑا' پولیس کو اس کی اطلاع دی گئی' پولیس کے آنے پر ملزمان نے راہ فرار اختیار کی۔

یہ تھے مسلمانوں پر قادیانیوں کے ظلم و تشدد اور انہیں اغوا کرنے کے واقعات کے چند نمونے۔ قادیانی روزنامہ الفضل نے اس کے برعکس اپنی ۳۱/جنوری ۲۰۰۳ء کی اشاعت میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ قادیانی پہرہ اپنی مدد آپ کے تحت لگاتے ہیں' جس سے بقول ان کے جرائم میں کمی ہوئی ہے۔ یہ انتہائی مضحکہ خیز دعویٰ اور حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ روزنامہ الفضل نے مسلمانوں پر شرارتوں اور فتنہ پردازیوں کا الزام بھی لگایا ہے' حالانکہ شرارت اور فتنہ پردازی کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خاندان نے پاک و ہند میں انگریز سامراج کی ایماء پر رکھی اور امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ انگریز سامراج کے ایماء پر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ مجددیت' مہدویت' امامت اور نبوت بھی اس کی ایک شرارت تھی۔ مرزا محمود قادیانی کا ہندوؤں سے گٹھ جوڑ' اکھنڈ بھارت کا خواب' پاکستان میں قادیانی ہیڈ کوارٹر کا قیام' ریلوے اسٹیشن چناب نگر پر مسلمان طلباء پر ظلم و تشدد' ۱۹۸۴ء میں راقم کا اغوا اور اس پر تشدد' مرزا طاہر کا پاکستان سے فرار' لندن میں انگریزوں کے یہاں سیاسی پناہ' یہ سب شرارت اور فتنہ پردازی ہے۔ یاد رکھئے! اصل شرارت مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کی پیدا کردہ ہے' آج تک قادیانی قانون پر عمل نہ کر کے شرارتیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ روزنامہ الفضل نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ قادیانی جماعت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے' جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں انگریز کا لگایا ہوا پودا ہوں۔ کیا خیال ہے؟ شیطان کا خالق بھی تو خدا ہے' اس کے پروگرام کو قبول کرنے والی قادیانی جماعت دراصل شیطانی جماعت ہے۔ طوالت کے خوف سے قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ قادیانی غنڈہ گردی کا نشانہ صرف مسلمان ہی نہیں' بلکہ غریب قادیانی بھی ہیں' جو انصاف کے حصول کے لئے پولیس کا دروازہ بھی کھٹکھٹائیں تو انہیں انصاف نہیں ملتا' نہ جانے کتنے غریب قادیانی خود قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور ظلم و تشدد کا نشانہ بن چکے ہیں اور اس کے باوجود مختلف الزامات میں جیل کی ہوائیں کھا رہے ہیں اور عدالتوں میں حاضری دے رہے ہیں' مگر ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ دنیا میں سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم قادیانی جماعت ہے' قادیانی مسلمانوں پر ظلم و تشدد اور ان کے مذہبی جذبات مشتعل کر کے ناجائز فوائد حاصل کرتے ہیں۔ ان واقعات پر حکمرانوں کی عدم دلچسپی اور پولیس کی چشم پوشی لمحہ فکریہ ہے۔ مسلمان امن کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں' مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ چناب نگر میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے' وہاں خوف و ہراس کے بادل منڈلا رہے ہیں' کسی وقت بھی قادیانی غنڈہ گردی کی چنگاری امن عامہ کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ راقم دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ' انسانی حقوق کی محافظ تنظیموں' دانشوروں اور صحافیوں کو دعوت دیتا ہے کہ چناب نگر آئیں اور پاکستان کے اندر مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و تشدد کا خود جائزہ لیں۔ قادیانی چیک پوسٹوں کا خاتمہ سیکیورٹی کے نام پر دہشت گردی' عقوبت خانوں اور نار جرسیلوں کا سد باب ہر مسلمان کا اولین مطالبہ ہے۔ جبری ریٹائر کئے گئے حمید اللہ قریشی قادیانی' ریٹائرڈ میجر شاہد احمد سعدی قادیانی کے غیر قانونی اقدامات کو آہنی ہاتھوں سے جب تک نہیں روکا جاتا اس وقت تک حالات میں بہتری پیدا ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ حکومت اس مسئلہ کے مستقل حل کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ کرے اور پولیس امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لئے قادیانی جماعت کو ملکی آئین و قانون کا پابند بنائے۔

ختم نبوۃ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عمرتاریخ انسانی کے بے مثال خلیفہ اور حکمران تھے'ان کی دینی خدمات'ان کی اصلاحات'ان کی فتوحات'ان کا انداز حکمرانی'ان کا عدل وانصاف'ان کا نظام احتساب وغیرہ ہر چیز بے مثال تھی۔سیدنا فاروق اعظمؓ جب دنیا کے سامنے اسلام کے عادلانہ نظام کو عملی طور پر قائم کر چکے تو ان کی زندگی کی شام ہوگئی مگر ایسی شام جس پر ہزاروں روشن صبحیں قربان کی جاسکتی ہیں

مراد پیغمبرؐ داماد حیدرؓ شہید مدینہ' فاروق اعظمؓ خلیفہ ثانی کا نام نامی اسم گرامی عمرؓ ہے' ابو حفص کنیت اور فاروق لقب ہے۔ والد کا نام خطاب ہے' آپ عدی بن کعب کی اولاد ہیں' آپؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاکر ملتا ہے' آپ کا خاندان عرب میں بہت معزز سمجھا جاتا تھا' قریش کی سفارت اور ان کے باہمی جھگڑوں میں ثالثی کی خدمات اسی خاندان سے متعلق تھیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بارہ سال بعد حضرت عمرؓ پیدا ہوئے' آپؓ نے سپہ گری اور فن تقریر میں مہارت حاصل کی' ابھی جوانی کا آغاز ہی تھا کہ آپ کی جرأت وشجاعت کی دھاک پورے عرب میں بیٹھ گئی' پھر آپؓ نے تجارت کے سلسلے میں دور دراز کے ملکوں کا سفر کیا تو دور بینی اور وسیع النظری اور تجربہ کاری کے اوصاف بھی پیدا ہو گئے۔

مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت عمرؓ وہ ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کرکے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا' یہ وہ دور تھا کہ جب مسلمان کمزور تھے اور کافر طاقتور تھے' مسلمان تھوڑے تھے اور کافر زیادہ تھے' اسلام قبول کرنے والوں پر بے پناہ ظلم وستم کیا جاتا تھا' اسی دور میں مکہ میں جن دو سرداروں کی دہشت تھی' ان میں سے ایک ابوجہل کا نام نمایاں تھا اور دوسرے عمر بن خطابؓ کا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی:

''اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔''

چنانچہ دعائے پیغمبرؐ حضرت عمرؓ کے حق میں

مولانا نذیر احمد تونسوی

قبول ہوئی۔

حضرت عمرؓ گلشن زندگی کی ستائیسویں بہار دیکھ رہے تھے کہ عرب میں آفتاب رسالتؐ طلوع ہوا اور اسلام کی صدا بلند ہوئی' حضرت عمرؓ کے گھرانے میں سعید بن زید اور ان کی زوجہ یعنی حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ مسلمان ہوچکی تھیں' اسی خاندان میں ایک اور معزز شخص نعیم بن عبداللہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا' لیکن حضرت عمرؓ اسلام سے ابھی تک بالکل بے گانہ تھے' ان کے کانوں میں جب یہ صدا پہنچی تو سخت برہم ہوئے' قبیلے کے جو لوگ مسلمان ہو چکے تھے' ان کے دشمن بن گئے اور جس جس پر قابو چلتا تھا' اسے زدوکوب کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔حضرت عمرؓ تمام ترسختیوں کے باوجود ایک شخص کو بھی اسلام سے منحرف نہ کر سکے تو آخر کار مشرکین کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے (نعوذ باللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادہ سے تلوار ہاتھ میں لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے' کارکنان قضا نے کہا:

''آمد آن یارے کہ ماے خواستیم''

شکار کرنے گئے تھے' خود نگاہ نبوت کا شکار ہو گئے' یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقمؓ کے مکان میں' جو کوہ صفا کی تلی (جڑ) میں واقع تھا' قیام فرما تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ حضرت عمرؓ شمشیر بکف آرہے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے مکان کے اندر قدم رکھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آگے بڑھے اور ان کا دامن پکڑ کر فرمایا: کیوں عمرؓ! کس ارادے سے آیا ہے؟ نبوت کی پُررعب آواز نے ان کو کپکپا دیا' نہایت خضوع کے ساتھ عرض کیا کہ ایمان لانے کے لئے' آنحضرت صلی

ختم نبوت

اللہ علیہ وسلم بیساختہ پکار اٹھے (اللہ اکبر) اور ساتھ ہی تمام صحابہؓ نے مل کر اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا کہ مکہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں' حضرت عمرؓ کے قبول اسلام نے تاریخ میں نئے دور کا آغاز کیا اس وقت تک ۴۰ یا ۵۰ افراد اسلام لا چکے تھے' عرب کے مشہور بہادر سید الشہداء حضرت حمزہؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا' تاہم مسلمان اپنے مذہبی فرائض اعلانیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور کعبۃ اللہ میں نماز پڑھنا تو بالکل ناممکن تھا لیکن حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے دفعتاً یہ حالت بدل گئی' ابن ہشام نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زبانی روایت کیا ہے کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو قریش سے لڑے یہاں تک کہ کعبۃ اللہ میں نماز پڑھی اور ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ سن ۶ نبوی کا ہے۔

اعلان ہجرت:

نبوت کے تیرھویں سال جب مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت عمرؓ نے بھی ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا' عموماً مسلمان کافروں کے شر سے بچنے کے لئے خاموشی کے ساتھ یہ سفر کر رہے تھے' مگر حضرت عمرؓ نے خاموشی سے ہجرت کرنا پسند نہ کیا' آپؓ مسلح ہو کر کافروں کے مجمع سے گزرتے ہوئے خانہ کعبہ میں تشریف لائے' بڑے اطمینان سے طواف کیا اور نماز ادا کی' پھر کافروں کو للکارتے ہوئے اعلان کیا' میں مدینہ ہجرت کر کے جا رہا ہوں' جسے اپنی ماں کو اپنے غم میں رلانا ہو وہ اس وادی کے باہر آ کر مجھ سے مقابلہ کرے۔

مگر کافروں میں سے کسی کو آپؓ کے مقابلے کی ہمت نہ ہوئی' آپؓ ۲۰ افراد کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچ گئے بعض حضرات کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے اپنے اسلام کا سرعام اعلان کیا وہ حضرت عمرؓ ہیں' سب سے پہلے جس نے بیت اللہ کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھلوایا وہ حضرت عمرؓ ہیں اور سب سے پہلے جس نے ڈنکے کی چوٹ پر ہجرت کی وہ حضرت عمرؓ ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت عمرؓ کا مقام:

قبول اسلام کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے آپ کو ایسا بدلا اور اسلام کے سانچے میں ایسا ڈھالا کہ اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جچ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر ان کے ایسے فضائل و اوصاف بیان فرمائے جو درحقیقت فاروق اعظم کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم سرمایہ ہیں۔

☆...... حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی امتوں میں کچھ لوگ ایسے تھے' جن کو الہام کیا جاتا تھا' میری امت میں وہ شخصیت عمرؓ ہے۔

☆......ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرؓ! بخدا! شیطان تم کو دیکھ کر راستہ بدل دیتا ہے۔

☆...... حضرت ابوذرؓ کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق جاری فرمایا ہے' جب وہ بولتے ہیں تو گویا حق بولتے ہیں۔

☆...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ کو ناراض مت کرو' کیونکہ عمرؓ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کے غضب کو ابھارتی ہے۔

☆...... عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔

☆......ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں' میں نے جنت میں ایک خوبصورت محل دیکھا' میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ محل عمرؓ کا ہے' میرا جی چاہا کہ اس محل میں داخل ہو جاؤں' مگر پھر عمرؓ کی غیرت یاد آ گئی۔

☆...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت سب سے اونچے درجات اور منازل کو یوں دیکھیں گے جس طرح اہل دنیا آسمان پر ستارے دیکھتے ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سب سے اونچے اور عالی مرتبت لوگوں میں ہیں' اور یہ اس کے مستحق ہیں۔

شرکت غزوات:

حضرت عمرؓ بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو شریک ہو کر کفار سے لڑے' جنگ بدر میں کفار کے تقریباً ستر افراد مارے گئے اور اسی قدر گرفتار ہوئے' تو یہ سوال پیدا ہوا کہ کفار کے گرفتار شدہ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ فطرتاً رحم دل تھے' اس لئے انہوں نے رائے دی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے' مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ ان کافروں نے اسلام اور اہل اسلام کو مٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی' اس لئے قتل کر دینا چاہئے اور قتل میں بھی حضرت عمرؓ نے یہ صورت تجویز کی کہ ہر شخص اپنے ہاتھ سے اپنے عزیز کو قتل کرے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شان کریمی کے سبب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے کو پسند فرمایا' مگر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عمرؓ کی

ختم نبوت

رائے کو درست قرار دیا۔

☆...... جنگ احد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے مسلمانوں کی فتح بظاہر شکست میں بدل گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے نرغہ میں آ گئے تو اس وقت بھی حضرت عمرؓ کے پائے ثبات میں ایک لمحہ کے لئے لغزش نہ آئی' جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار کی فوج کے ایک دستہ نے حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو حضرت عمرؓ ہی آگے بڑھے اور چند ساتھیوں کے ساتھ کافروں کے دستہ کو پیچھے دھکیل دیا' حضرت ابوسفیانؓ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے' انہوں) نے لڑائی ختم ہو جانے کے بعد چیخ کر کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو جواب دینے سے روک دیا' ابوسفیانؓ نے کہا تو کیا ابوبکر و عمر زندہ ہیں؟ مگر اب بھی جواب نہ پایا تو چلا کر کہا کہ ضرور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے دوست مارے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ سے اب نہ رہا گیا اور انہوں نے پکار کر کہا: اے دشمن خدا! ہم سب زندہ ہیں' پھر جب ابوسفیان نے "اعلیٰ ہبل" کا نعرہ لگایا تو حضرت عمرؓ نے فوراً جواب دیا: "اللہ اعلیٰ واجل"۔

☆...... جنگ خندق میں جب کافروں اور یہودیوں کے سیلاب نے مدینہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق تیار کرائی' آپؐ نے کچھ جانباز صحابہ کرامؓ کو خندق کی حفاظت کے لئے متعین کیا تاکہ کافروں کے اس سیلاب کو خندق عبور نہ کرنے دیں' ان جانبازوں میں ایک حضرت عمرؓ بھی تھے' آپؓ ایک دستہ فوج کے ساتھ کافروں کے حملوں کو روکتے رہے۔

☆...... صلح حدیبیہ کے موقع پر جب شرائط صلح لکھی جا رہی تھیں' تو ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ دوران صلح قریش کا کوئی آدمی مسلمانوں میں چلا جائے تو مسلمان اسے واپس بھیج دیں' لیکن مسلمانوں کا کوئی آدمی قریش میں آ جائے تو وہ اسے روک سکتے ہیں' حضرت عمرؓ اس شرط کو برداشت نہ کر سکے' آپؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ خدا کے سچے رسول ہیں تو ایسی شرط قبول کر کے ہم اپنے مذہب کو کیوں ذلیل کریں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اے عمرؓ! بے شک میں خدا کا سچا رسول ہوں' لیکن جو کچھ کر رہا ہوں وہ بھی خدا کے حکم سے کر رہا ہوں' حضرت فاروق اعظمؓ کی یہ گفتگو اگرچہ سراسر غیرت دینی کی بنا پر تھی مگر چونکہ اس کا انداز احترام نبوت کے خلاف تھا' اس لئے بعد میں آپؓ کو سخت ندامت ہوئی اور اس کا کفارہ ادا کیا۔

☆...... غزوۂ تبوک کے موقع پر جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ قیصر روم مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور ساتھ ساتھ مالداروں سے اپیل کی کہ غریب مجاہدین کی امداد کریں' اس اپیل کے جواب میں حضرت عمرؓ نے اپنا نصف مال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔

بے مثال خلیفہ:

عہد صدیقی میں حضرت عمر فاروقؓ شروع ہی سے صدیق اکبرؓ کے مشیر و معین رہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسئلہ خلافت کی گتھی آپؓ ہی کے دست تدبیر سے سلجھی' سب سے پہلے آپؓ ہی نے حضرت صدیق اکبرؓ کے دست حق پرست پر بیعت کی' صدیق اکبرؓ کی وفات کے بعد آپؓ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے' ذاتی اوصاف کمالات کے علاوہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے حضرت عمرؓ نے جو عظیم خدمات انجام دیں ان کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ درحقیقت وہ تاریخ انسانی کے بے مثال خلیفہ اور حکمران تھے' ان کی اصلاحات' ان کی فتوحات' ان کا انداز حکمرانی' ان کا عدل و انصاف' ان کا نظام احتساب وغیرہ ہر چیز بے مثال تھی۔ دنیا کے بڑے بڑے انقلابیوں' فاتحوں' حکمرانوں' عادلوں اور صاحب کردار انسانوں کو سامنے لایئے اور انہیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیجئے اور دوسرے پلڑے میں اکیلے عمر فاروقؓ کو رکھ دیجئے اور پھر ضمیر کو ہر قسم کے تعصبات سے آزاد کر کے پوچھئے کہ کس کا پلڑا بھاری ہے؟ تو سو فیصد یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کا ضمیر پکار پکار کے کہے گا: عمرؓ عمرؓ۔ اگر ہم حضرت عمرؓ کی خدمات اور اصلاحات کو دیکھیں جس کا دائرہ مذہب سے سیاست تک' معاشیات سے معاشرت تک ہر جگہ پھیلا ہوا ہے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اس دور میں جسے غیر ترقی یافتہ دور کہا جاتا ہے' انہوں نے ہر شعبہ میں کیسی کیسی انقلابی اصلاحات تجویز کیں۔

اولیات عمرؓ:

سب سے پہلے بیت المال یعنی خزانہ حضرت عمرؓ نے قائم کیا' سب سے پہلے قاضی عدالتیں انہوں نے مقرر کیں' سب سے پہلے تاریخ اور سن انہوں نے متعین کیا' مفتوحہ ممالک کی صوبوں میں تقسیم اور

ختم نبوۃ

کئی شہر کوفہ' بصرہ اور موصل وغیرہ انہوں نے آباد کرائے۔ فوجی دفاتر اور فوج کی تنخواہیں' مردم شماری اور زمین کی پیمائش وغیرہ انہوں نے کرائی۔ جیل خانہ' پولیس کا محکمہ اور فوجی چھاؤنیاں قائم کیں' راستوں میں مسافر خانے اور شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے' مدارس قائم کئے اور مدرسین' اماموں اور موذنین کی تنخواہیں مقرر کیں' غریب عیسائیوں اور یہودیوں کے وظیفے مقرر کئے' وقف کا طریقہ ایجاد کیا اور مساجد میں رات کو روشنی کا انتظام کیا' ان کے علاوہ بھی بیسیوں اصلاحات اور خدمات ہیں جو حضرت عمرؓ کی اولیات میں شمار ہوتی ہیں۔

فتوحات:

حضرت عمرؓ کی فتوحات پر اگر نظر ڈالی جائے تو عقل حیرت زدہ رہ جاتی ہے' چنانچہ حضرت عمرؓ کے تقریباً دس سال چھ ماہ کے عرصہ خلافت میں ۲۲۵۱۰۳۰ مربع میل علاقہ فتح ہوا' یعنی مکہ مکرمہ سے شمال کی جانب ۱۰۳۶ میل مشرق کی جانب ۱۰۸۷ میل جنوب کی جانب ۴۸۳ میل اور مغرب کی جانب جدہ تک بڑے بڑے ملک اور شہر مثلاً شام' مصر' عراق اور جزیرہ آپؓ کے دور خلافت میں فتح ہوا اور کرمان' خراسان' خوزستان' آرمینیا' آذربائیجان اور فارس آپؓ کے دور خلافت میں فتح ہوئے' مکران بھی آپ کے دور خلافت میں زیر نگیں آیا۔ دنیا میں بڑے بڑے فاتحین گزرے ہیں' مگر ان فاتحین کے کارناموں کو حضرت عمرؓ کی فتوحات سے کچھ بھی مناسبت نہیں' کیونکہ حضرت عمرؓ کے مقابلے میں کوئی بھی ایسا فاتح نہیں پیش کیا جاسکتا' جس نے اس قدر احتیاط' اتنی پابندیوں' ایسے عفو و درگزر اور ایسے زریں اصولوں کے ساتھ زمین کا ایک چپہ بھی فتح کیا ہو' جس احتیاط اور جس عدل و انصاف کے ساتھ حضرت عمرؓ نے یہ علاقے فتح کئے' حقیقت میں دوسرے فاتحین نے شہروں' دیہاتوں' قلعوں' بازاروں' زمینوں اور جسموں کو فتح کیا جبکہ حضرت عمرؓ نے زمینوں اور جسموں کے ساتھ ساتھ انسانی قلوب اور دماغوں کو بھی فتح کیا' ان کی سوچوں کا رخ بدل دیا' ان کے عقائد میں زلزلہ برپا اور کردیا' ان کے جذبات و خیالات میں انقلاب برپا کردیا۔

انداز حکمرانی:

حضرت عمرؓ کا انداز حکمرانی بھی بے نظیر و بے مثال ہے' احساس ذمہ داری نے ان کی راتوں کی نیند اڑا دی تھی' نہ دن کو سکون تھا اور نہ رات کو' ایک مرتبہ جب حضرت عمرو بن العاصؓ کے قاصد نے اسکندریہ کی فتح کی خبر مدینہ آنے کے کچھ دیر بعد آکر سنائی تو حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ تم مدینہ آتے ہی مجھ سے کیوں نہ ملے؟ قاصد نے جواب دیا: میں اس وقت مدینہ پہنچا تھا' جب آپ کے آرام کا وقت تھا' میں نے سوچا کہ آپ سو رہے ہوں گے' اس لئے میں نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے غلط خیال کیا' اگر میں دن کو سو جاؤں گا تو رعایا کا نقصان کروں گا' اور اگر رات کو سو جاؤں گا تو اپنا نقصان کروں گا' میں ان دونوں اوقات میں کیسے سو سکتا ہوں؟

☆......ایک قافلہ مدینہ طیبہ سے باہر آکر اترا' اس کی خبر گیری اور حفاظت کے لئے خود تشریف لے گئے' دوران پہرہ ایک طرف سے آپ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی' ادھر متوجہ ہوئے' دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ ماں کی گود میں رو رہا ہے' ماں کو تاکید کی کہ بچے کو بہلائے' تھوڑی دیر بعد پھر ادھر سے گزر ہوا تو بچے کو برابر روتا ہوا' غصہ میں آکر فرمایا کہ تو بڑی بے رحم ماں ہے' اس نے کہا کہ درحقیقت بات یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حکم دیا ہے کہ بچے جب تک ماں کا دودھ نہ چھوڑیں' اس وقت تک ان کا وظیفہ مقرر نہیں کیا جائے گا' میں اس غرض سے اس کا دودھ چھڑانے کی کوشش کررہی ہوں جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے۔ حضرت عمرؓ کو اس بات سے رقت ہوئی اور کہا کہ ہائے عمرؓ! تو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہوگا' اسی دن سے منادی کرادی کہ بچے جس دن پیدا ہوں' اسی دن سے ان کے وظیفے مقرر کردیے جائیں۔

☆......ایک مرتبہ رات کو دوران گشت ایک بدو کے پاس جاکر اس کے خیمے کے باہر زمین پر بیٹھ کر اس سے باتیں شروع کردیں' دفعتاً خیمے سے رونے کی آواز آئی' پوچھا کہ کون روتا ہے؟ اس بدو نے کہا کہ میری بیوی ہے' درد زہ میں مبتلا ہے' حضرت عمرؓ گھر آئے اور اپنی اہلیہ حضرت ام کلثومؓ کو ساتھ لیا اور بدو سے اجازت لے کر اپنی اہلیہ کو خیمے میں بھیجا' تھوڑی دیر بعد بچے کی پیدائش پر حضرت ام کلثومؓ نے حضرت عمرؓ کو پکار کر کہا کہ امیرالمومنین! اپنے دوست کو مبارکباد دیجئے' امیرالمومنین کا لفظ سن کر بدو چونک پڑا اور مؤدب ہو بیٹھا' حضرت عمرؓ نے فرمایا: نہیں میرے بھائی! کچھ خیال نہ کر' کل میرے پاس آنا' میں اس بچے کا وظیفہ مقرر کرادوں گا۔ نگاہ انصاف سے دیکھا جائے تو کسی بھی مذہب میں' کسی بھی ملک میں' دنیا کے کسی بھی دور میں ایسا حکمران دکھائی نہیں دے گا' جس کی بیوی یعنی خاتون

اول دایہ گیری کے فرائض سرانجام دیتی ہو اور وہ خود راتوں کو اٹھ کر پہرہ دیتا ہو۔

عدل وانصاف:

فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک عدل وانصاف اور امن وامان کی حکمرانی تھی‘ کسی کو ظلم کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی اور اگر کسی سے ظلم کا ارتکاب ہو بھی جاتا تو اس سے بدلہ لیا جاتا‘ خواہ وہ شاہ ہو یا گدا‘ ایک مرتبہ جبلہ غسانی جو شام کا مشہور رئیس بلکہ بادشاہ تھا اور مسلمان ہوگیا تھا‘ طواف کعبہ کے دوران اس کی چادر کا ایک گوشہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آ گیا‘ جبلہ نے اس کے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا‘ اس نے بھی برابر کا جواب دیا‘ جبلہ غصہ سے بے تاب ہوکر حضرت عمرؓ کے پاس آیا‘ حضرت عمرؓ نے اس کی شکایت سن کر فرمایا: تم نے جو کچھ کیا‘ اس کی سزا پائی‘ اس کو سخت حیرت ہوئی اور کہا کہ ہم اس مرتبہ کے لوگ ہیں کہ جو شخص ہمارے ساتھ گستاخی سے پیش آئے تو وہ قتل کا مستحق ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: جاہلیت میں ایسا ہی تھا‘ لیکن اسلام نے پست وبلند‘ کمزور وطاقتور کو ایک کردیا ہے۔

احتساب:

آپ اپنے گورنروں اور عاملوں کی کڑی نگرانی اور احتساب فرماتے تھے‘ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی: اے عمرؓ! عاملوں کے لئے چند قواعد مقرر کرنے سے تم عذاب الٰہی سے بچ جاؤ گے؟ تمہیں یہ خبر بھی ہے کہ عیاض بن غنمؓ جو مصر کا عامل ہے‘ باریک کپڑے پہنتا ہے اور اس کے دروازے پر دربان مقرر ہے۔ حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہ کو بلاکر فرمایا: عیاض کو جس حالت میں پاؤ‘ اسی حالت میں ساتھ لے آؤ‘ محمد بن مسلمہ نے وہاں پہنچ کر دیکھا تو واقعی دروازے پر دربان تھا اور عیاض باریک کپڑے کا کرتہ پہنے بیٹھے تھے‘ محمد بن مسلمہ اسی ہیئت اور لباس میں انہیں مدینہ لے کر آئے‘ حضرت عمرؓ نے وہ کرتہ اتروا کے بالوں کا کرتہ پہنایا اور بکریوں کا ایک ریوڑ منگوا کر حکم دیا‘ جنگل میں لے جاکر چراؤ۔ عیاض کو انکار کی مجال کہاں‘ مگر بار بار کہتے تھے کہ اس سے مرجانا بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ کو اس سے عار کیوں ہے؟ تیرے باپ کا نام غنم اسی وجہ سے پڑا تھا کہ وہ بکریاں چراتا تھا۔ غرض عیاض نے دل سے توبہ کی اور جب تک زندہ رہے‘ اپنے فرائض نہایت خوبی سے سرانجام دیتے رہے۔

شہادت:

اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ ہر دن کے لئے رات ہے اور ہر بہار کے لئے خزاں ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ جب دنیا کے سامنے اسلام کے عادلانہ نظام کو عملی طور پر قائم کرچکے تو ان کی زندگی کی شام ہوگئی‘ مگر ایسی شام جس پر ہزاروں روشن صبحیں قربان کی جاسکتی ہیں‘ حضرت عمرؓ ہمیشہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطا فرما‘ اور اپنے رسول ﷺ کے شہر میں موت دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی یہ دونوں دعائیں قبول فرمالیں۔

ہوا یوں کہ مغیرہؓ بن شعبہ کا غلام ابولولو فیروز نہاوند کا رہنے والا تھا‘ وہ ایک روز حضرت عمرؓ سے مل کر کہنے لگا: میرے آقا نے میری طاقت سے زیادہ مجھ پر محصول مقرر کررکھا ہے‘ آپ کم کرادیجئے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: تمہارا محصول کتنا ہے؟ اس نے کہا دو درہم یومیہ‘ آپؓ نے پوچھا: تم کام کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا نجاری‘ نقاشی‘ آہن گری۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین پیشے تمہارے ہاتھ میں ہیں‘ اس کے باوجود بھی تم شکایت کرتے ہو؟ میرے خیال میں تو یہ رقم تمہارے پیشوں کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہے‘ باتوں باتوں میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم چکیاں بنانا جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپؓ نے فرمایا: مجھے ایک چکی بنادو‘ اس نے جواب دیا: اگر میں زندہ رہا تو آپ کو ایسی چکی بنا کردوں گا جس کی شہرت مشرق ومغرب تک پھیل جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ تو واپس چلا گیا۔ حضرت عمرؓ کی نگاہیں دور تک اس کا تعاقب کرتی رہیں‘ پھر آپؓ نے فرمایا: اس غلام نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے۔ چنانچہ ایک دن حضرت عمرؓ حسب معمول فجر کی نماز پڑھانے مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تشریف لائے‘ صفیں سیدھی کرا کے نماز کی نیت باندھ لی۔ یکایک ابولولو فیروز جو نمازیوں میں شامل تھا‘ ایک دودھاری خنجر لئے آگے بڑھا اور نہایت پھرتی سے حضرت عمرؓ پر چھ وار کئے‘ جن میں سے ایک ناف کے نیچے لگا‘ یہ حملہ اتنی تیزی سے اور اچانک ہوا کہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے‘ صفیں درہم برہم ہوگئیں‘ لوگ ابولولو فیروز کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے لیکن اس نے دائیں بائیں خنجر چلانا شروع کردیا‘ جس سے تیرہ آدمی زخمی ہوکر گر پڑے‘ آخر ایک شخص نے اسے قابو کرلیا‘ جب اس کو یقین ہوگیا کہ وہ اب بچ نہیں سکتا تو اس نے اپنے ہی خنجر سے خودکشی کرلی‘ جب لوگ حضرت عمرؓ کی طرف بڑھے تو دیکھا کہ آپ کے خون سے زمین

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

رستا ہو رہی ہے' مرہم پٹی کا ارادہ کیا' مگر آپؓ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور آپؓ نے بھی زخمی حالت میں نماز ادا فرمائی' بعدازاں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ ان کا قاتل کون ہے؟ بتایا گیا کہ ابولولو! حضرت عمرؓ خوش ہوئے' فرمایا: الحمدللہ! میرا قاتل مسلمان نہیں ہے' جب لوگ آپ کو مسجد سے اٹھا کر گھر لائے تو طبیب آیا' اس نے دوا پلائی جو پیٹ کے زخم سے باہر نکل آئی' یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کو یقین ہوگیا کہ اب دوا نہیں بلکہ دعا کی قبولیت کا وقت آگیا ہے' اس یقین کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کو ام المومنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ جا کر ان سے عرض کریں کہ میری خواہش ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کے پاس اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیدیں' چنانچہ حضرت عائشہؓ نے بخوشی اجازت دے دی لیکن حضرت عمرؓ نے پھر بھی وصیت فرمائی کہ کہیں حضرت عائشہؓ نے خلافت کے اثر یا تکلف سے اجازت نہ دی ہو' اس لئے میرے مرنے کے بعد مجھے غسل اور کفن دینے کے بعد میرا جنازہ ان کے دروازے پر لے جانا اور پھر عرض کرنا کہ عمرؓ اجازت چاہتا ہے کہ اسے آپ کے حجرے میں اس کے دو محترم رفیقوں کے برابر دفن کیا جائے' اگر حضرت عائشہؓ اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کرنا' ورنہ جنت البقیع لے جانا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ والد کی وفات کے بعد ہم ان کا جنازہ ان کی وصیت کے مطابق حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے دروازے پر لے گئے اور ان سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے بخوشی اجازت دے دی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو روضہ رسول ﷺ میں دفن کیے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے برابر حضرت ابوبکر صدیقؓ دفن کیے گئے اور حضرت عمرؓ آپ کے پہلو کے متوازی دفن کیے گئے۔ ۶۳ سال کی عمر میں یکم محرم الحرام کو آپؓ نے جام شہادت نوش فرمایا' حضرت علیؓ آپ کے جنازے پر آئے اور فرمایا: دنیا میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص تھا جو اس کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو فاروق اعظمؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ: این آر ایونیو

نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد

فون:6646888-6647655 فیکس:0921-21-5671503

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

علمائے کرام اور اُن کی ذمہ داریاں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی ایک یادگار تقریر

جو آپؒ نے لندن میں آمد رمضان المبارک کے موقع پر علمائے کرام کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد:

آپ حضرات کو اس لئے زحمت دی گئی ہے تاکہ آپ سے ملاقات ہو جائے' آپ حضرات کی زیارت ہو جائے' کوئی خاص اہم موضوع (ذہن میں) نہیں ہے۔

آپ حضرات ماشاء اللہ! اس ملک میں رہتے ہیں' بہت سی چیزیں ہمارے ذریعہ سے جن کی اصلاح ہو سکتی ہے' الحمدللہ! آپ حضرات ان میں مشغول ہیں۔ دینی تعلیم' اس کا بھی اہتمام فرماتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں جیسا کہ حدیث میں فرمایا ہے: "من عندھم تخرج الفتنہ وفیھم تعود" (انہی کے اندر سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹے گا) ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ خدانخواستہ ہم لوگ ان میں شامل نہ ہوں کہ جن سے فتنہ نکلتا ہے اور ان ہی میں لوٹتا ہے۔

علماٗ حضرات کی ذمہ داریاں عوام سے دُگنی ہیں:

علماٗ امت کی ذمہ داریاں جیسا کہ آپ حضرات کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے' عام لوگوں سے زیادہ ہیں اور میں ان ذمہ داریوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں: ایک حصہ تو یہ ہے کہ اپنی ذاتی اور انفرادی اصلاح' جس میں اپنے اہل و عیال بھی شامل ہو جاتے ہیں' اپنے گھر والے بھی اور دوسرے متعلقین بھی' اس کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہئے اور دوسری ذمہ داری امت کی اصلاح کی ہے' یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ امت کا اس وقت کیا حال ہو رہا ہے؟ کوئی کسی کی بات سننے کے لئے' ماننے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن اس کے باوجود جہاں تک آپ حضرات کی رسائی ہو سکتی ہے اور جہاں تک آپ کی آواز پہنچ سکتی ہے' نہایت حکمت کے ساتھ' پورے تدبر کے ساتھ ہمیں امت کی بھی فکر کرنی ہے' اپنے

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

علاقے میں جہاں جہاں ہم رہتے ہیں' وہاں وہاں تک اور جہاں تک ہم اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں' وہاں تک اپنی آواز پہنچانی چاہئے' یہ دو حصے ہوئے: ایک حصہ انفرادی اصلاح کا اور دوسرا حصہ امت کی اصلاح کا۔

آپ حضرات کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کے ہونے کے بعد (یعنی نبوت ملنے کے بعد) دنیا میں صرف تیئیس سال رہے اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی راحت' اپنی آسائش' اپنے آرام' ان چیزوں کی پرواہ نہیں کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ امت کی رہنمائی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو پیغمبرانہ قوت و عزیمت تھی' ظاہر بات ہے کہ کوئی شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریس نہیں کر سکتا۔ عقل حیران ہوتی ہے کہ تیرہ سال تو مکہ مکرمہ میں مار کھاتے رہے' بعد میں مدینہ منورہ آ گئے' دس سال کے پورے عرصے میں عرب جیسی اجڈ قوم' جو کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی رام کیا اور سرحدوں پر کسریٰ سے اور ان کی فوجوں سے مقابلہ شروع کر دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو سارا ملک عرب آپ ﷺ کے زیر نگیں تھا' بعد میں پھر فتنے بھی پیدا ہوئے' بہت سے لوگ مرتد ہوئے جن کی مکمل اصلاح نہیں ہوئی تھی' آپ ﷺ کے خلفائے کرامؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح فرمائی' خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کی اصلاح فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کوئی ریس نہیں کر سکتا' زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں

ختم نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ عقل حیران رہ جاتی ہے کہ تھوڑے سے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری قوم کو اور قوم کے بعد آنے والی تمام نسل انسانی کو راہ راست دکھائی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ فرمایا' ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں لیکن ہم میں بہت کمزوریاں پائی جاتی ہیں' سب سے پہلے میں نے کہا کہ اپنی انفرادی اصلاح ہے' اس کی طرف بھی توجہ نہیں' آپ نے احادیث میں پڑھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع کی (مناسبت سے) دعائیں فرماتے تھے اور امت کو سکھاتے تھے ہم سے تقریباً یہ بھی چھوٹ چکی ہیں' بہت کم آدمی ایسے ہوں گے جو کہ اس میں مشغول ہوں' یہاں (انگلینڈ) کے رہنے والے لوگوں کا تو حال یہ ہے کہ سونا اور کھانا' خوب سوتے ہیں اور خوب کھاتے ہیں اور کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں (جو) پھر موٹے بھی بہت ہوتے ہیں۔ اب آگے رمضان المبارک آرہا ہے' اس کے لئے آپ حضرات کی ذمہ داریاں زیادہ ہوجاتی ہیں' تو میں اس سلسلے میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی ذاتی اصلاح سے بھی آدمی کو فارغ نہیں ہونا چاہئے۔

علماء کرام کو کسی شیخ سے تعلق جوڑنا چاہئے:

ہمارے اکابر ہمیشہ صاحب نسبت ہوتے تھے' اہل اللہ سے تعلق ہوتا تھا اور تقویٰ وطہارت کی زندگی ان کا شعار ہوتا تھا اور ہم تقریباً ان چیزوں کو بالکل بھول ہی گئے ہیں' ادھر ادھر کی چیزوں میں تو مشغول ہیں لیکن خاص ہمارے جو کرنے کا کام ہے' اس میں کوتاہی ہے تو میں آپ حضرات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات اپنی اصلاح کی طرف اور ذکر الٰہی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں' کسی شیخ سے تعلق ہو تو ان کے بتائے ہوئے معمولات کے مطابق عمل کریں اور نہ ہو تو کسی شیخ سے تعلق قائم کریں' بہرحال ہمارے علماء کرام کو شتر بے مہار نہیں ہونا چاہئے بلکہ ان کی نکیل کسی کے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔

علماء کرام میں ایک کمزوری یہ پائی جاتی ہے کہ کسی کی بات نہیں مانتے' میں اپنے گھر میں چوہدری ہوں' آپ اپنے گھر میں چوہدری ہیں' نہیں! ایسا نہیں ہونا چاہئے' کوئی اجتماعی کام ہو' اس میں بھی مشورے کے ساتھ اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

انفرادی اصلاح کے علاوہ امت کی اصلاح بھی علماء کے ذمہ ہے:

ایک تو بات مجھے یہ عرض کرنی تھی اور یہ سب سے اہم ترین بات ہے' دوسری بات جو میں نے کہی کہ امت کی اصلاح بھی آپ کے ذمہ ہے' پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کسی خاص علاقے میں' کسی خاص بستی کے لئے مبعوث کئے جاتے تھے اور ان حضرات کے ذمہ صرف اپنے ماحول کی اصلاح ہوتی تھی' دوسری بستی یا دوسرے علاقے کے لئے اللہ تعالیٰ دوسرے رسول کو بھیج دیتے تھے:

"بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ کسی نبی کا وصال ہوجاتا تو اس کی جگہ دوسرا مقرر کردیا جاتا۔"

وہ خاص خاص علاقوں کے لئے ہوتے تھے اور ان کی ذمہ داری اپنے علاقے تک محدود تھی' ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پورے عالم کے لئے تشریف لائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور امت میں علماء کرام' ماشاء اللہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں' آپ جس علاقے میں رہتے ہیں' جہاں تک ممکن ہوسکے اس علاقے کی اصلاح آپ کے ذمہ فرض ہے' مسلموں کی بھی اور غیر مسلموں کی بھی' جہاں تک ہوسکے آپ حضرات ایسے اخلاق اپنائیں' ایسے طور طریقے اپنائیں کہ دوسرے لوگوں کو نفرت نہ ہو بلکہ آپ حضرات کو دیکھ کر (انہیں ایسا معلوم ہو کہ) جیسے فرماتے ہیں: "اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جب ان کے چہرے پر نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ یاد آجائے۔"

آپس میں اختلافات کے حل کا طریقہ:

آپ ایسے طریقے پر رہیں کہ آپ کے ذریعے سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ یاد آجائے' علماء کرام میں اختلافات بھی ہوجاتے ہیں' (یہ) کوئی بری چیز نہیں ہے' اچھی چیز ہے' علماء کرام میں اختلافات کا پیدا ہوجانا اچھی چیز ہے' کوئی بری چیز نہیں ہے لیکن اس اختلاف کو فساد تک نہیں پہنچنا چاہئے' یہ تو ظاہر ہے کہ ہر آدمی کی رائے الگ ہوگی اور ایک رائے دوسری رائے سے ٹکرا سکتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک تو یہ اختلاف یہاں تک نہیں بڑھنا چاہئے کہ بات عوام میں آجائے' یہ آپ حضرات کی سبکی ہوگی' لوگ کہیں گے کہ علماء کرام آپس میں لڑتے ہیں حالانکہ لڑتے تو وہ (عوام الناس) بھی ہیں' وہ ہم سے زیادہ لڑتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ حضرات اگر اختلاف ختم نہیں کرسکتے تو کم سے کم اتنا تو کرسکتے ہیں کہ اپنا کسی کو بڑا بنالیں اور بغیر دلیل کے ان کی بات مان لیں۔

میں کل تذکرہ کررہا تھا کہ ہمارے حضرت مفتی
محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ میری طالب علمی کا زمانہ تھا
بلکہ چھوٹے درجے میں مدرس تھا اور ماشاءاللہ مفتی
صاحب سیاست کے میدان میں تھے تو میں نے ان کو
ایک لمبا خط لکھا تھا' بہت سی باتیں لکھی تھیں' ایک بات
یہ بھی تھی کہ یہ زمانہ تنظیم کا ہے حتی کہ ہمارے یہاں
چوہڑوں اور بھنگیوں کی بھی تنظیم ہے' اگر کوئی بھنگی
ناراض ہوجائے تو سارے بھنگی ہڑتال کردیتے ہیں'
کلرکوں تنظیم ہے' وکیلوں کی تنظیم ہے وغیرہ وغیرہ'
امت کے جتنے طبقات ہیں ان کی تنظیم ہے اور کوئی
تنظیم نہیں ہے تو علماء کرام ہیں' ان کی کوئی تنظیم نہیں
ہے اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک آدمی بڑا ہے' لائق
احترام ہے' کوئی کسی کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا' اور میں نے
یہ بھی لکھا تھا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہدایت فرمائی ہے: ''سمع وطاعت بجالاؤ' خواہ تمہارا
امیر بنادیا جائے کسی حبشی نکٹے غلام کو۔'' اس کو اپنا بڑا
بنالو(بڑا) بنا کر اس کی سمع وطاعت بجالاؤ' میں نے کہا
کہ دوسرے لوگوں کو تو یہ ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں دی' یہ سب سے زیادہ مسلمانوں کے
لئے تھی اور بالخصوص علماء کرام کے لئے لیکن سب
سے زیادہ پس پشت اس کو ہم نے ڈالا ہے اب
صورت حال یہ ہو تو کوئی کسی کو کیا کہہ سکتا ہے؟ (علاج
وہی ہے جو پہلے میں نے عرض کیا)۔

آپس کے اختلافات کے حل کے لئے ایک مثال:

جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ
حسنہ پر آجائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر ہمارا سارا معاملہ ٹھیک
ہوجائے گا۔

اپنے وصال شریف کے موقع پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو
امیر بنا کر ملک شام کی سرحد پر بھیجنا چاہا تھا' سترہ یا
اٹھارہ سال آپ کی عمر تھی' لوگوں نے کہا کہ یہ بچہ
(لونڈا) ہم پر امیر بنارہے ہیں' ان سے تو ہمارے
پوتے بھی بڑے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
بات پہنچی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ اس سے پہلے تم نے اس کے باپ پر اعتراض
کیا تھا' حضرت زید بن حارثہؓ پر اور اب تم نے ان پر
اعتراض کیا ہے' بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے رنجش (خفگی) کا اظہار فرمایا اور حضرت اسامہ کا
لشکر جمع ہونے لگا' اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات ہوگئی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے
پہلا کام جو کیا وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
کے لشکر کی تیاری تھی' چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم دنیا سے تشریف لے جاچکے تھے' اس لئے
لوگوں کو بات کہنا آسان تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ سے لوگ جھجکتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
اپنی طرف سے نمائندہ بنا کر لوگوں نے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (یہ واقعہ
حضرت مولانا محمد یوسف دہلویؒ نے حیاۃ الصحابہؓ
میں نقل کیا ہے) اور یہ کہا کہ اول تو یہ ہے کہ کسی اور
آدمی کو امیر مقرر کردیں' بلکہ اس سے پہلے یہ کہ
حالات بہت مخدوش ہیں' فی الحال اس لشکر کی تیاری
میں توقف کریں اور اگر بھیجنا ہی ضروری ہے تو کسی
اور آدمی کو امیر مقرر کردیں' یہ چھوٹا بچہ ہے' اس کو ہم
پر امیر مقرر کررہے ہیں؟ حضرت عمرؓ بھی اس لشکر
میں شامل تھے' اب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تو امیر
المومنین بن گئے اور حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ نے
(یہ) کہہ کر (لے) لیا کہ یہ میرے پاس رہنے
دیں' یعنی ان (یعنی اسامہؓ سے درخواست کی' تو
بہرحال حضرت عمرؓ یہ پیغام لے کر حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' روایت کے الفاظ یہ
ہیں: ''حضرت ابوبکرؓ نے اچھل کر حضرت عمرؓ کی
داڑھی پکڑ لی'' اور فرمایا کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس (حضرت اسامہؓ) کو امیر بنایا ہے اور تو
یہ چاہتا ہے کہ میں اس کو اتار دوں؟'' آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو امیر بنایا' اس موقع
پر میں نے کسی جگہ لکھا تھا کہ بظاہر یہ ایک سیاسی
بات ہے کہ فلاں آدمی کو امیر بنایا جائے یا نہ بنایا
جائے؟ فوج کا سپہ سالار بنایا جائے یا نہیں بنایا
جائے؟ بظاہر یہ خلیفۂ وقت کا کام ہے لیکن حضرت
ابوبکرؓ نے اس کو برداشت نہیں کیا اور آخر میں اتنی
بات فرمائی کہ میں یہ چاہوں گا کہ عمر کو میرے پاس
رہنے دیں' اب لشکر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا تھا' چلا گیا' حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ
لشکر چلا گیا اور اس کے ساتھ سارے ہی مہاجرین و
انصار جمع کردیئے ہیں' تو پیچھے تو مدینہ خالی ہوجائے
گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر کتے عورتوں کے
پاؤں گھسیٹ کر لے جائیں تب بھی میں اس لشکر کو
نہیں روک سکتا' جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تیار کیا ہے۔ اب حضرت اسامہؓ جو نوجوان تھے'
ان کو امیر بنانا' ظاہر بات ہے کہ میری اور آپ کی
عقل میں کیسے آسکتا ہے؟ صحابہ کرامؓ کی عقل میں
نہیں آرہا تھا' حتی کہ حضرت عمرؓ کی عقل میں نہیں
آرہا تھا' صرف ایک ابوبکرؓ تھے' انہوں نے اس
بات کو سمجھا تھا' تو ایک شخص کو امیر مقرر کرلیا' اپنا بڑا

بنالیا' اس کے مطابق چلے' جس طرف گئے' مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی کہ ان کے پاس پتہ نہیں کتنا لشکر ہے؟ کہ اتنا لشکر تو یہ باہر بھیج رہے ہیں' باقی لشکر پتہ نہیں ان کے پاس کتنا ہوگا؟ اور راستے میں جہاں جہاں لوگ مرتدین تھے' ان کو ہدایت دیتے گئے۔

کسی بڑے کے ساتھ جڑ کر رہنا چاہئے:

تو میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارا ایک طریقہ تھا' یعنی کسی کے ساتھ جڑ کر رہنا' بڑا نہ بننا بلکہ کسی بڑے کے ماتحت ہو کر رہنا اور اپنے آپ کو اللہ کی مخلوق میں کمزور تر سمجھنا' یہ چیز تو ہمارے اسلاف میں تھی اور ہم میں سے یہ چیز نکل گئی ہے اور اس کے نکلنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم میں فتنہ وفساد آرہا ہے' اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے' ہمارے بگاڑ کی وجہ سے امت بگڑ رہی ہے' جن لوگوں کی اصلاح ہمیں کرنی تھی' جب ہماری خود ہی اصلاح نہیں ہوئی تو امت کی اصلاح کیسے کریں؟ کوئی داڑھی منڈواتا ہے' کوئی اور نہ معلوم کیا کیا خرافات کرتا ہے (اور) مسلمان کہلاتے ہیں۔ ہمارے بزرگ فرماتے تھے کہ تم اس ملک میں اسلامی تہذیب کے نمائندے بن کر آئے ہو' اگر تم بھی غیروں کے طریقوں پر چلنے لگے تو تمہاری نمائندگی کیا رہی؟

تو بھائی دو چیزیں میں نے عرض کی ہیں: ایک اپنی انفرادی اصلاح اور ایک اپنی قومی اصلاح' دونوں چیزوں کا آپ حضرات کو اہتمام کرنا ہے' ادھر رمضان المبارک آرہا ہے' آپ کے یہاں تو رمضان المبارک بھی بہت سستا ہے' آج کل چھوٹے چھوٹے دن ہیں' ادھر روٹی کھائی ادھر ہضم نہیں ہوئی کہ روزہ کھل گیا' ۴ بجے روزہ کھل جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے دن کو بھی بنایا ہے' رات کو بھی بنایا ہے' کبھی راتیں لمبی ہوتی ہیں' دن چھوٹے ہوتے ہیں' کبھی دن لمبے ہوتے ہیں' راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور تمہارے ہاں اور اوپر کو چلے جائیں تو پھر اور بھی مسئلہ مشکل ہو جاتا ہے۔

آپ حضرات کو ایک تو اپنی انفرادی اصلاح کرنی چاہئے' اس کا اہتمام کرنا چاہئے اور بے فکر نہیں ہونا چاہئے' اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ہے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور دوسرے امت کی اصلاح کرنی چاہئے' جہاں تک ہو سکے۔

ایک خاص بات جو آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرنے کی ہے' وہ یہ کہ ہم میں سے ہر ایک کا منہ ایک طرف ہے' کسی کا کسی طرف ہے' کسی کا کسی طرف' بڑوں کے ساتھ جڑ کر رہو اور جو وہ مشورہ دیں اس کے مطابق عمل کرو' ہمارے تمام مسائل جو الجھے ہوئے ہیں' اس کا آسان حل یہی ہے' میں جانتا ہوں کہ انگلینڈ میں بہت سے مسائل ہیں' تمہارے مسائل حل کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب بھی بے چارے چلے گئے' اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے (آمین) لیکن یہ مانتے ہی نہیں ہیں' ہار کر بے چارے چھوڑ کر چلے گئے' تو میں تمہارے مسائل میں دخل نہیں دینا چاہتا' میں تو بہت کمزور آدمی ہوں' بہت چھوٹا آدمی ہوں' البتہ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے معاملات کو اپنے بڑوں کی رائے کے مطابق حل کرو' اس کے ساتھ ذکر الٰہی کی پابندی کرو' میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہمارے اکابر کا معمول یہ تھا کہ وہ (مدرسہ کی تعلیم سے) فارغ ہونے کے بعد کسی شیخ سے بیعت ہوتے تھے اور ان کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے تھے' مارے مارے پھرتے تھے' جب تک کہ یہ چیز حاصل نہیں ہو جاتی تھی اس وقت تک کسی کام میں نہیں لگتے تھے اور ہم نے یہ طریقہ اپنا لیا ہے کہ ادھر (مدرسہ سے) فارغ ہوئے اور ادھر کسی مسجد کی تلاش کی فکر میں ہو گئے کہ کوئی مسجد ملے' روٹی انشاء اللہ' اللہ تعالیٰ دے گا اور تمہیں تو اچھی روٹی ملتی ہے' ذکر کی پابندی کرو' میں نے مولانا (محمد سلیم دہرات صاحب) سے عرض کیا ہے کہ یہ بھی اپنے حلقہ میں ذکر شروع کریں' انہوں نے اپنے طور پر تو اہتمام کیا ہے لیکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ اہتمام نہیں کیا' میں نے کہا کہ آپ کو حضرت شیخ (مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی) نور اللہ مرقدہ' کی طرف سے میں نے بیعت کی اجازت دی تھی' اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ اہتمام کریں' ایک تو ذکر کا اہتمام کریں' دوسرے رمضان المبارک آرہے ہیں' قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں' جو حضرات قرآن مجید کے حافظ ہیں' وہ سنانے کا کوئی اہتمام کریں اور جو حافظ نہیں ہیں وہ بھی (پڑھنے کا) اہتمام کریں' راتیں ماشاء اللہ بڑی ہیں' کم سے کم رمضان المبارک میں پانچ پارے یا دس پارے تو منزل ہونی چاہئے اور تیسری بات یہ کہ آپس میں جوڑ رکھو' جتنی ہو سکے ایک دوسرے کی بات کی کاٹ نہ کرو' ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو' بس یہی میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

ختم نبوۃ

قادیانیوں کے لئے دعوتِ غور و فکر

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین نے مکر وفریب اور جھوٹ و بہتان کا راستہ اختیار کرکے مرزا قادیانی کو مجدد یا مہدی یا مسیح موعود یا ظلی بروزی نبی یا افضل النبیین ماننے اور جاہلوں سے منوانے کے لئے جو نام نہاد دلیلیں فراہم کی ہیں ان کے بارے میں حضرات علماء کرام بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور قادیانیوں کی بار بار تردید کر چکے ہیں لیکن چونکہ انہیں سورۂ احزاب کی آیت کریمہ: "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کی تصریح کے خلاف ہی عقیدہ رکھنا ہے اور انہیں یہی محبوب ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ عامۃ المسلمین خاص کر بے علم مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کو کھرچتے رہیں اس لئے وہ اپنے ضلال و الحاد و زندیقیت سے باز نہیں آتے دشمنانِ اسلام یہود و نصاریٰ نے چونکہ انہیں اسی کام پر لگا دیا ہے اور ان سے قادیانیوں کا خاص گٹھ جوڑ ہے اور مسلمانوں ہی کے لئے دشمنوں نے اس فتنہ کو اٹھایا ہے اس لئے قادیانی مبلغین آخرت سے غافل ہو کر اپنے دنیوی مفاد کے لئے قادیانیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں اور ان کی یہ محنت ہندوؤں عیسائیوں یہودیوں اور دہریوں میں نہیں ہے۔ قادیانی بے علم مسلمانوں میں یہ محنت کرتے ہیں (ہمارے نزدیک بے علم لوگوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو دور دراز گاؤں میں رہتے ہیں جاہل محض ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیوی ڈگریاں تو حاصل کر لی ہیں لیکن قرآن و حدیث و عقائد اسلامیہ جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے ان سے یہ لوگ ناواقف ہیں)۔

چونکہ احادیث شریف میں مجددین کے آنے کا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام مہدیؒ کی تشریف آوری کا ذکر ہے اس لئے ماضی بعید کی تاریخ میں ایسے لوگوں کا تذکرہ ملتا ہے جنہیں شہرت کی طلب اور حب جاہ کی تڑپ نے مجددیت یا مہدویت یا مسیحیت کے دعوے پر آمادہ کیا اور بعض لوگ ایسے بھی اٹھے جنہوں نے نبوت کا اعلان کر دیا۔

مجدد کوئی ایسا عہدہ نہیں ہے جس کا دعویٰ کیا جائے یا کسی کے مجدد ہونے پر ایمان لایا جائے حدیث شریف میں یہ وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد کو بھیجتا رہے گا جو امت محمدیہ مسلمہ میں دین کی تجدید کرتے رہیں گے یعنی دین کو پھیلائیں گے اور جو اسلامی طریقے لوگوں سے چھوٹ گئے ہوں گے ان کو زندہ کریں گے اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر زمانہ میں ایک ہی شخص مجدد ہو بعض اوقات بہت سے حضرات سے اللہ تعالیٰ مجدد کا کام لیتے ہیں جو ایک ہی زمانہ میں ہوتے ہیں۔

صحیح مسلم صفحہ ۸۷ جلد اول میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا: "ہمیں نماز پڑھا دیجئے" وہ فرمائیں گے: "میں نہیں پڑھاتا بے شک تم میں سے بعض بعض کے امیر ہیں اس امت کو اللہ تعالیٰ نے کرامت سے نوازا ہے" اور سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۹۸ میں ہے کہ: مسلمانوں کا امام رجل صالح ہوگا وہ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے وہ امام پیچھے ہٹ جائے گا تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آگے بڑھائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ: "تم ہی آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ آپ ہی کی امامت کے لئے نماز قائم کی گئی ہے" چنانچہ وہی امام (جو پہلے آگے بڑھ چکے تھے) حاضرین کو نماز پڑھائیں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہدی اور عیسیٰ دو مختلف اور علیحدہ شخصیتیں ہوں گی اور دونوں ایک زمانہ میں ہوں گے۔

دفتر ختم نبوت گوجرانوالہ میں کام کرنے والے ایک دوست سے ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ دیہاتوں میں جو لوگ قادیانی ہیں وہ ان پڑھ لوگ ہیں کچھ بھی نہیں جانتے ان کو تبلیغ کی جائے اور سمجھایا جائے تو سنن ابن ماجہ کی روایت سنا دیتے ہیں کہ: "لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم"۔ تعجب کی بات ہے کہ اس سے مرزا قادیانی کا نبی ہونا کیسے ثابت ہوجاتا ہے؟ لیکن قادیانی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت

مبلغ ان کے پاس جاتے ہیں انہیں بتادیتے ہیں کہ دیکھو ہم اس حدیث کو مانتے ہیں۔ جاہل لوگ نہ کچھ سوال کرسکتے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ (العیاذ باللہ)

چونکہ ملحدین اور زندیق لوگوں کے پاس دین و ایمان نہیں ہوتا اس لئے نہ قرآن وحدیث کی تصریحات کو مانتے ہیں اور نہ عقل کو کام میں لاتے ہیں فرض کرو کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کی ایک ہی شخصیت ہو تب بھی اس سے مرزا قادیانی کا نبی ہونا کیسے لازم آیا؟

یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مہدی علم نہیں ہے صفت کا صیغہ ہے اور عیسیٰ علم ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں کامل صاحب ہدایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے (کما ذکرہ محشی سنن ابن ماجہ) پھر یہ حدیث شواذ میں ہے دوسری احادیث جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ مہدی کی شخصیت اور ہے ان کا نام "محمد" ہوگا اور ان کے والد کا نام وہی ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام تھا (یعنی عبداللہ) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور ہے ان کا نام "عیسیٰ" ہے اور لقب "مسیح" ہے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۲)

ان لوگوں کو سنن ابن ماجہ میں صرف یہی حدیث نظر آئی (جبکہ اس سے بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا) اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بلکہ سنن ابن ماجہ میں بھی کسی اور حدیث پر ان کی نظر نہ پڑی اور اگر نظر پڑی بھی تو ان کے زندیق مبلغین نے اس کو چھپادیا اور جاہلوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ روایت یاد کرادی ہم سنن ابن ماجہ ہی کو سامنے رکھ کر حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایات نقل کرتے ہیں۔ دیکھئے سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۰ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: "مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین بتائیں کہ وہ خاندانی اعتبار سے مرزا تھا اس کی قوم مغل برلاس تھی وہ ہرگز سادات بنی فاطمہ میں سے نہیں تھا بتایئے پھر وہ کیسے مہدی ہوگیا؟ سنن ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "المھدی من عترتی من ولد فاطمة" اور ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ: "مہدی مجھ سے ہوں گے ان کی پیشانی روشن ہوگی ناک بلند ہوگی وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھردیں گے جیسا کہ وہ ان کی آمد سے پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی اور وہ سات سال حکومت کریں گے۔"

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں معلوم کیجئے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوجائیں وہ انصاف کے ساتھ فیصلہ دینے والے ہوں گے اور امام عادل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے اور مال کو بہادیں گے (یعنی خوب زیادہ سخاوت کریں گے) یہاں تک کہ کوئی بھی مال قبول نہیں کرے گا یعنی مال کی کثرت کی وجہ سے کوئی بھی لینے کو تیار نہیں ہوگا' اب قادیان ملحد یہ بتائیں کہ مرزائے قادیان مسیح موعود کیسے بنا؟ نہ وہ عیسیٰ بن مریم تھا نہ وہ کبھی حاکم بنا نہ اس نے صلیب کو توڑا نہ خنزیر کو قتل کیا نہ جزیہ ختم کیا نہ مال کی سخاوت کی وہ تو خود مریدین ومعتقدین سے مال کھینچنے والا تھا۔

مزید سنئے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ آپ دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے دروازہ کھولا جائے گا تو دجال سامنے آجائے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جو تلواریں لئے ہوئے ہوں گے جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے اسے باب لُد کے قریب شرقی جانب پکڑلیں گے اور اس کو قتل کردیں گے اس وقت یہودی شکست کھاجائیں گے اور درختوں پتھروں اور دیواروں کے پیچھے چھپتے پھریں گے۔

اب قادیانیت کے پھیلانے والے مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کھرچنے والے بتائیں کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں دجال کب نکلا؟ جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی تھے؟ اور اس کو مرزا نے کب قتل کیا؟ کیا مرزا کبھی دمشق گیا ہے؟ کیا باب لُد سے گزرا ہے؟ کیا اس کے زمانہ میں وہ دجال نکلا تھا جس کے بارے میں کتب حدیث میں پیش گوئی ہے؟ کیا دجال سے مرزا لڑا تھا؟ باب لُد میں دجال کو مرزا غلام احمد قادیانی نے کب قتل کیا؟ مرزا دمشق تو کیا جاتا؟ وہ تو حرمین شریفین کی زیارت سے بھی محروم رہا۔

قادیانیو! تمہارے پاس جھوٹ کے پلندوں کے سوا کچھ اور بھی ہے؟ تمہیں دوزخ سے بچنے کی ذرا بھی فکر ہے؟ یہ جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور مسیح موعود ہمارا مرزا ہے اس کا جھوٹ ہونا سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہورہا ہے اور ہاں سنن ابن ماجہ میں یہ بھی ہے کہ:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اے عیسیٰ! میرے بندوں کو لے کر کوہ طور کی طرف چلے جایئے میں اپنے

ایسے بندے نکالنے والا ہوں' جن سے معاملہ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ ص۲۶۷)

اس کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین پر پھیل جائیں گے' ارے قادیانیو! اب بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اہل ایمان کو کوہ طور پر لے جانے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا واقعہ دنیا کی تاریخ میں کب پیش آیا؟ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف فرما تھے اس وقت تو یاجوج ماجوج نکلے نہیں تھے' لامحالہ جب قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے' اس وقت یہ واقعہ پیش آئے گا۔ معلوم ہوا کہ تمہارا یہ کہنا کہ ان کی وفات ہو گئی ہے' یہ جھوٹ ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ مسیح موعود ہمارا مرزا ہے' حدیث بالا سے اس کا جھوٹ ہونا ظاہر ہو گیا' کیونکہ تمہارا مرزا غلام احمد قادیانی کبھی کوہ طور پر نہیں گیا اور یاجوج ماجوج کا خروج اب تک نہیں ہوا' اس کی تفصیل سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے' جو روایات ہم نے نقل کی ہیں وہ حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی مذکور ہیں لیکن سنن ابن ماجہ کا حوالہ خصوصیت کے ساتھ اس لئے دیا کہ قادیانی جو بحوالہ سنن ابن ماجہ: "لا مهدى الا عيسى ابن مريم" پیش کرتے ہیں' ان پر واضح ہو جائے کہ سنن ابن ماجہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں دوسری احادیث بھی موجود ہیں' جن کی طرف سے انہوں نے آنکھیں میچ رکھی ہیں۔

قادیانیو! چونکہ تمہارے نزدیک خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' اس لئے آپ کے بعد مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہو اور اس کی تبلیغ کرتے ہو اور قرآن کریم نے جو خاتم النبیین بنایا ہے اور آپ نے خود اپنے بارے میں جو: "انا خاتم النبيين" فرمایا ہے (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۱) اور اپنے اسماء بتاتے ہوئے العاقب الذى ليس بعدى نبى فرمایا ہے (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۶۱) اور اپنے بارے میں: "لا نبى بعدى" فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے' ان سب واضح اعلانات کا انکار کرتے ہو' اس لئے سب مسلمان تمہیں کافر کہتے ہیں اور تم بھی انہیں ختم نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے کافر کہتے ہو۔ اب تم یہ بتاؤ کہ خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ آپ کا تو یہ عقیدہ تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' اور جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ وہ سورۃ احزاب کی آیت لے کر نازل ہوئے جس میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تصریح ہے کہ "آپ خاتم النبیین ہیں؟" (یاد رہے کہ قرأت متواترہ میں خاتم النبیین تا کے زبر کے ساتھ بھی ہے اور تا کے زیر کے ساتھ بھی۔ زیر والی قرأت سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں اس میں افضل النبیین والی تمہاری تاویل و تحریف نہیں چلتی)۔

اس کے بعد یہ بتاؤ کہ خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ' تابعین' محدثین' ائمہ مجتہدین اور تمام مسلمین اور چاروں امام اور ان کے مقلدین جو قرآن و حدیث کی تصریحات کے مطابق خاتم النبیین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانے کا عقیدہ رکھتے تھے وہ کافر تھے یا مومن؟ تمہارے عقیدہ کے مطابق ان سب کا کافر ہونا لازم آتا ہے' جب وہ حضرات کافر تھے (العیاذ باللہ) تو ان کی کتابوں سے کیسے استدلال کرتے ہو؟ (سنن ابن ماجہ اور تمام کتب حدیث انہی حضرات کی روایت کی ہوئی ہیں) اگر وہ لوگ نعوذ باللہ مسلمان نہیں تھے جیسا کہ موجودہ مسلمانوں کو تم کافر کہتے ہو تو تمہارا اسلام سے اور قرآن و حدیث سے اور قرآن و حدیث کی روایت کرنے والوں سے بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق رہا؟ یہ سب حضرات عقیدہ ختم نبوت کے حامل تھے اور تم کہتے ہو کہ ان کا یہ عقیدہ غلط ہے' اگر کوئی مرزائی یوں کہے کہ دور حاضر کے مسلمانوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ انہوں نے مرزا کی نبوت کا انکار کر دیا اور اس کے دعوائے نبوت سے پہلے جو لوگ تھے ان کے سامنے مرزا کا ظہور نہیں ہوا تھا' تو اس کا جواب یہ ہے کہ اصل مسئلہ کا تعلق عقیدۂ ختم نبوت سے ہے' کسی شخص کے دعوائے نبوت کرنے یا نہ کرنے سے نہیں ہے۔ اگر مرزا نبوت کا دعویٰ نہ کرتا تب بھی عقیدۂ ختم نبوت کے منکر کافر ہی ہوتے۔

مسلمانوں کے عقائد کی کتابوں میں تو یہی لکھا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی' دیکھو شرح عقائد نسفی میں ہے: "اول الانبیا آدم و آخرهم محمد عليه السلام" صدیوں سے یہ کتاب مسلمان پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں اور اسی کے مطابق ان کا عقیدہ رہا ہے۔ اور الاشباہ والنظائر میں ہے: "اذ لم يعرف ان محمدا آخر الانبيا فليس بمسلم لانه من الضروريات" (جس نے یہ نہ پہچانا کہ محمد رسول اللہ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے' اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے)۔ قادیانیوں نے تو سب کا صفایا کر دیا' کروڑوں مسلمانوں کو کافر بنا دیا' تمہارے عقیدہ کے مطابق تو کوئی بھی مومن نہیں۔

ارے قادیانیو! خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمہاری زد سے نہیں بچے کیونکہ آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ:

"میں خاتم النبیین ہوں۔" جب تمہارا یہ حال ہے تو کون سے اسلام کی دہائی دیتے ہو؟ اور بار بار یوں کہتے ہو کہ: "ہم مسلمان ہیں۔" "نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے خود تمہارا مرزا قادیانی بھی اس بات کا قائل تھا کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی آنے والا نہیں اس نے اپنے رسالہ ایام الصلح صفحہ ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ:

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کرکے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔"

اور ۲۳/ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو مرزا نے جامع مسجد دہلی میں یوں اعلان کیا:

"اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت ص ۴۴ جلد ۲)

تمہارا مرزا قادیانی اسلامی عقیدہ کے اعتبار سے اور خود اپنے اقرار سے نبوت کا دعویٰ کرکے کافر ہو گیا تم لوگ جو اسے نبی کہتے ہو تو تم قرآن و حدیث کی رو سے اور خود مرزا کے سابق اعلان کے اعتبار سے کافر ہو گئے جب تمہارے مرزا نے خود کہہ دیا کہ لا نبی بعدی میں نفی عام ہے اس کے بعد کسی بھی طرح کی نبوت کا دعویٰ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جھٹلانا ہوا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے سے بھی کسی شخص کا ایمان باقی رہ سکتا ہے؟

مرزا نے جھوٹی نبوت کا سہارا لینے کے لئے جو یہ بات نکالی کہ میں ظلی یا بروزی نبی ہوں اور یہ کہ میری صورت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے ہیں کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہیں ہے؟ آپ نے کب فرمایا تھا کہ میں دوبارہ دوسری شکل میں آؤں گا؟ جب آپ نے یہ نہیں فرمایا تو مرزا نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ بات کیسے بنالی کہ میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں آؤں گا؟ پھر جبکہ خود ہی کہہ دیا کہ ارشاد نبوی لا نبی بعدی میں نفی عام ہے تو کسی بھی طرح کی نبوت کا دعویٰ کرنا جھوٹ ہوا یا نہیں؟ قادیانی غور کرلیں ہم تو یہی کہتے ہیں: لعنة الله علی الکاذبین۔

قادیانیوں کا سارا دھندہ جھوٹ اور مکروفریب تو ہے ہی سادہ لوح مسلمانوں کو جب یہ اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہیں تو شروع میں "جماعت احمدیہ" کے نام سے اپنا تعارف کراتے ہیں پھر کچھ اخلاق کی اور خدمت اسلام کی باتیں کرتے ہیں جب آدمی تھوڑا سا متاثر ہو جاتا ہے تو مزید پر پرزے نکالتے ہیں مرزا قادیانی کا نام سناتے ہیں پہلے اسے مہدی یا مجدد بتاتے ہیں پھر آہستہ آہستہ فریب کے جال میں پھنساتے پھنساتے مرزا کی نبوت کا اقراری بنا لیتے ہیں جس کسی شخص کو ختم نبوت کا عقیدہ معلوم ہو اور وہ شروع ہی میں یوں کہہ دے کہ تم مسلمان نہیں ہو تم ختم نبوت کے عقیدہ کے منکر ہو مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہو تو قادیانی برملا کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اسے نبی نہیں مانتے ہماری طرف یہ بات غلط منسوب کی جاتی ہے ہم تو مجدد مانتے ہیں حالانکہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اسے مجدد ماننا بھی کفر ہے مجدد وہ ہے جو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے یعنی اس کی اتنی خدمت کرے کہ عام طور سے جو شریعت کے احکام چھوڑ دیئے گئے ہوں انہیں زندہ کرے اور امت میں پھیلائے مرزا قادیانی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کچھ بھی خدمت نہیں کی بلکہ انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کی منسوخی کا اعلان کر دیا خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کئے ہوئے حکم جہاد کو منسوخ قرار دے دیا بھلا کسی کو اس حکم کے منسوخ کرنے کی کیا مجال ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشروع فرمایا ہے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا ہو اور قیامت تک جاری رکھنے کا فیصلہ فرما دیا ہو؟

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی یہ لوگ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کو قتل کرے گا۔" (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اور جہاد برابر جاری رہے گا جب سے مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا یہاں تک کہ

ختم نبوۃ

اس امت کا آخری گروہ دجال سے قتال کرے گا اور کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اسے باطل نہیں کرے گا۔"

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱۸ از ابوداؤد)

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ جہاد ہمیشہ کے لئے جاری ہے جو دجال کے قتل کرنے تک جاری رہے گا لیکن مرزا قادیانی دجال کہتا ہے کہ میں جہاد کو منسوخ کرتا ہوں' یہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید ہے یا تنسیخ؟ پھر عجیب بات یہ ہے کہ مرزا نے اپنے بارے میں یوں بھی کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دوسری صورت میں تشریف لائے ہیں اور یہ پہلی صورت سے زیادہ اکمل ہے اور یوں بھی کہا کہ میں ظلی' بروزی نبی ہوں' دعویٰ یہ ہے کہ میری شکل میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار دنیا میں تشریف لائے ہیں اور حال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکامات کو منسوخ کیا جارہا ہے' سچ ہے! ملحد کا کوئی دین نہیں ہوتا' اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا ہے کہ میں نے پہلے کیا کہا تھا۔

اب قادیانیوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ ٹیلیفون کی ڈائری اٹھاتے ہیں' اس میں سے ٹیلیفون نمبر لیتے ہیں اور پتہ نوٹ کرتے ہیں' پھر جس کا پتہ اور نمبر نوٹ کیا ہوا سے خط لکھتے ہیں یا اس سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہیں اور اسے باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم تو مظلوم ہیں' مسلمان ہیں' کلمہ گو ہیں' زبردستی ہم پر کفر لاگو کیا جارہا ہے' جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے تمہیں کافر قرار دے دیا جس کے ممبران ساری سیاسی پارٹیوں کے لوگ تھے اور ہر جماعت کے لوگ تھے (علماء تھوڑے ہی سے تھے) تو اب قادیانیوں کا یہ رونا اور گانا کہ "ہم مظلوم مسلمان ہیں" بے علم لوگوں کو دھوکہ دینے کے سوا اور کیا ہے؟

قادیانیو! ذرا ہوش کی دوا کرو' یہ دنیا یہیں دھری رہ جائے گی' اپنے بارے میں دوزخ میں جانا کیوں طے کر لیا ہے؟ اور مسلمانوں کے دلوں سے کیوں ایمان کھرچتے ہو؟ اس جان کو دوزخ سے بچاؤ اور مرزا طاہر اور اس کے خاندان کو مالدار بنانے اور اس کی جماعت کو بنانے کے لئے اس کی جماعت میں کیوں شریک ہو؟ خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"قیامت کے دن بدترین لوگوں میں وہ شخص بھی ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی وجہ سے برباد کرے۔" (رواہ ابن ماجہ)

قادیانی مبلغین سے واضح طور پر ہمارا کہنا ہے اور بطور خیرخواہی ہے کہ دل کی آنکھیں کھولیں اور اپنی موت کے بعد کی زندگی کی فکر کریں' عذاب الیم اور عقاب شدید سے اپنی جان بچائیں۔ قرآن کریم کی آیت: "فلا تغرنکم الحیوٰۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور" بار بار پڑھیں اور اس کا مطلب ذہن میں بٹھائیں۔

ضروری تنبیہ:

قادیانیوں کے مکروفریب میں یہ بات بھی ہے کہ حضرات اکابر علماء نے جو ان کی کتابوں کے حوالے دے کر ان کا کفر اور جھوٹ ثابت کیا ہے' مسلمانوں کی نظروں سے اسے چھپانے کے لئے یوں کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے علماء نے غلط لکھا ہے' حضرات علماء کرام نے ان کے پرانے مطبوعہ رسالوں کے صفحات کے حوالے دیئے تھے' وہ رسالے بار بار چھپ کر صفحات بدل چکے ہیں' سادہ لوح مسلمانوں کو نئے چھپے ہوئے رسالوں کے صفحات دکھا دیتے ہیں کہ دیکھو اس میں یہ مضمون کہاں ہے جس کا تمہارے علماء نے حوالہ دیا ہے؟ تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ہمارے اکابر نے قادیانیوں کے جن رسائل کے حوالے دیئے ہیں' وہ رسالے ان سے دو چار دن کے لئے مانگ لیں' پھر ان حوالوں کو تلاش کریں جو حضرات اکابر نے دیئے ہیں' ان شاء اللہ تعالیٰ حوالوں کی عبارتیں مل جائیں گی (اور اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شائع ہونے والی حضرات اکابر کی کتب میں قادیانیوں کی کتابوں کے جدید ایڈیشنوں کے حوالے درج کئے گئے ہیں)۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ علماء کرام قادیانیوں سے ضرور مناظرہ کریں اور مباہلہ بھی کریں تاکہ یہ لوگ مسلمانوں کو یوں کہہ کر دھوکہ نہ دے سکیں کہ دیکھو! تمہارے علماء نے ہمارا چیلنج قبول نہیں کیا' اگرچہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ ہار جائیں گے' لیکن مناظروں کی مجلسوں کو اس لئے غنیمت سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں میں ہمارا کچھ تو چرچا ہوگا' مشہور تو ہوں گے' خواہ کفر ہی کے ساتھ سہی:

"بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا"

جو شیطان کا حال ہے وہی ان قادیانی لوگوں کا حال ہے' یہ لوگ ہارنے میں بھی اپنا نفع محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی شہرت کا فائدہ ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے انہیں کھڑا کیا ہے اور جو انہیں ایسے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں' یہود و نصاریٰ چاہتے ہیں کہ مسلمان اپنا دین چھوڑ دیں' جس میں جہاد ہے اور قادیانیت اختیار کرلیں جو یہود و نصاریٰ کی اٹھائی ہوئی جماعت ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ایک مسلمان بھی قادیانی بن گیا تو وہ اور اس کی آنے والی نسلیں ہمارے قابو میں آگئیں' ان کو جس طرح چاہیں گے استعمال کریں گے (العیاذ باللہ)۔

یہ مضمون قادیانیوں کی خیرخواہی کے لئے لکھا گیا ہے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

ختم نبوۃ

اخبار عالم پر ایک نظر

گستاخ رسولؐ اسومیا ڈینیل ساری زندگی روپوشی میں گزارے گی

لندن (اے ایف پی) اکیس سالہ گستاخ رسول نائیجیریا کی صحافی اسومیا ڈینیل نے کہا ہے کہ وہ اپنی بقیہ زندگی روپوشی میں گزارے گی۔ یادرہے کہ انہوں نے مس ورلڈ مقابلے پر ایک آرٹیکل (مضمون) لکھا تھا' جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر حضرت محمد ﷺ زندہ ہوتے تو انہیں اس مقابلے سے کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اس آرٹیکل (مضمون) کی وجہ سے نائیجیریا میں فسادات شروع ہوگئے تھے اور یہ مقابلہ نائیجیریا سے برطانیہ منتقل کرنا پڑا تھا۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق اسومیا ڈینیل نے کہا کہ پہلے اسے اپنے آرٹیکل پر ہونے والے فسادات پر دکھ ہوا' لیکن بعد میں یہ دکھ غصہ میں تبدیل ہوگیا' کیونکہ حالات زندگی سے تنگ لوگوں کو اپنی بے چینی اور ناامیدی کو ختم کرنے کے لئے ایسا کرنے کا ایک بہانہ مل گیا۔ اس آرٹیکل کا مطلب یہ نہیں کہ توڑ پھوڑ کی جائے اور لوگوں کو قتل کیا جائے' انہوں نے کہا کہ اب وہ روپوشی کی زندگی گزارنا چاہتی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ مستقبل قریب میں ایک کتاب لکھیں۔

قادیانی ٹی وی نے اپنی گمراہ کن نشریات شروع کردیں

اسلام آباد (ثنا نیوز) برطانیہ میں قائم "احمدی" ٹی وی نے مشرق وسطیٰ میں عرب ممالک کے باشندوں کو گمراہ کرنے کے لئے مسلم ممالک کے ٹی وی اسٹیشنوں کی نشریات کو جام کرکے عربی زبان میں اپنی نشریات دکھانی شروع کردی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق برطانیہ میں قادیانیوں کا ٹی وی "مسلم ٹی وی آف احمدی" (ایم ٹی اے) کے نام سے دنیا بھر میں عربی' اردو' فرانسیسی' انگریزی اور دیگر زبانوں میں چوبیس گھنٹے کی نشریات دکھاتا ہے۔ ان پروگراموں میں ۹۰ فیصد تبلیغی پروگرام ہوتے ہیں' جن کے ذریعے قادیانی اپنے عقائد اور نظریات کو نشر کرتے ہیں جبکہ ۱۰ فیصد پروگرام کرنٹ افیئر (حالات حاضرہ) سے تعلق رکھتے ہیں۔

قیامت سے پہلے دجال اقوام متحدہ کا سیکریٹری جنرل بن جائے گا: امریکی مبلغ

لاہور (انٹرنیٹ ڈیسک) امریکہ میں "دنیا کے اختتام کے خوف" کے نام سے لکھی گئی ایک مسیحی مبلغ ٹم لیہے کی کتاب میں مذہب کے ساتھ ساتھ سیاسی پیغام دیا گیا ہے' جس سے امریکی خوفزدہ ہوگئے ہیں' اس کتاب میں بیان کی گئی کہانیوں میں مسیح دنیا میں آتے ہیں اور تمام مسیحیوں کو جنت میں لے جاتے ہیں اور اس سے قبل دنیا پر غیر مسیحیوں کا قبضہ ہوجاتا ہے اور وہ آپس میں لڑتے ہیں' جس پر بعض افراد عیسائیت قبول کرلیتے ہیں جبکہ باقی ابدی عذاب میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ کتاب میں سیاسی کہانی بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ایک دجال آتا ہے جو اقوام متحدہ کا سیکریٹری جنرل بن جاتا ہے اور اقوام عالم کو غیر مسلح ہونے کا حکم دیتا ہے۔ اس حوالے سے اس کتاب کو مذہب کے ساتھ ساتھ سیاسی طور پر دیکھا جارہا ہے۔ کتاب کے قارئین کا کہنا ہے اس میں مذہبی اور سیاسی پیغام زوردار ہے جبکہ امریکیوں کو ایسے اشارے بھی ملے ہیں جس سے لگتا ہے کہ دنیا کا اختتام قریب ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے اقوام متحدہ کی تضحیک اور اس کے مستقبل کے پہلو سامنے آتے ہیں۔

ٹنڈو محمد خان میں ۱۸ افراد پر مشتمل ہندو خاندان مسلمان ہوگیا

اسلام قبول کرنے پر فخر ہے' اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے: نومسلموں کا جذبہ

ٹنڈو محمد خان (نمائندہ اسلام) ٹنڈو محمد خان میں ایک ہی خاندان کے ۱۸ افراد نے جامعہ انوار القرآن قاسمیہ کے سرپرست اعلیٰ حافظ محمد ابراہیم اور مولانا خیر محمد کی موجودگی میں اسلام قبول کرلیا۔ ناتو' راجو اور دوسروں نے اسلام قبول کرنے پر فخر محسوس کیا اور عزم کیا کہ ہم اپنی بقیہ زندگی اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق گزاریں گے' اسلام قبول کرنے والوں کے نام: فاطمہ' زینب' کلثوم' رقیہ' مریم' عنایت اور حبیب اللہ رکھے گئے ہیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت

حکومت قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ڈاکٹر عبدالسنان قادیانی میرپورخاص میں قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے' نوٹس نہ لینے کی صورت میں بھرپور احتجاج کا فیصلہ

حیدرآباد (نمائندہ اسلام) حکومت اندرون سندھ خصوصاً میرپورخاص اور ضلع سانگھڑ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے۔ اگر حکومت نے نوٹس نہ لیا تو بھرپور احتجاجی پروگرام شروع کئے جائیں گے۔ اس بات کا فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں کیا گیا' جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما علامہ احمد میاں حمادی نے کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے میرپورخاص ضلع میں ڈاکٹر عبدالسنان کی سربراہی میں بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں کی تفصیلات پیش کیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ ڈاکٹر عبدالسنان قادیانی دیہاتی علاقوں میں فری کیمپ لگا کر قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور پھر اپنے گھر سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص میں چائے پارٹی کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر جناب منظور احمد راجپوت کے علاوہ مولانا محمد نذر عثمانی' قاری رفیق اور محمد عمران کے علاوہ دیگر احباب نے شرکت کی۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حیدرآباد (نمائندہ جنگ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے انتظامیہ و دیگر حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ حیدرآباد بدین' عمرکوٹ' کنری' میرپورخاص' کوٹری اور سندھ کے دیگر علاقوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے' بصورت دیگر وہ راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی' حیدرآباد کے کنوینر مولانا نذر عثمانی' بدین ضلع کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' عمرکوٹ کے ضلعی مبلغ مولانا خان محمد جمالی' کنری کے ناظم ماسٹر عبدالواحد' میرپورخاص کے امیر مولانا فیض اللہ' کوٹری کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد بھٹہ' حاجی محمد زمان خان نے شرکت کی' جس میں قادیانیت کے اندرون سندھ بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو ناقابل برداشت قرار دیا گیا۔

حکومت قادیانی سرگرمیوں کو کنٹرول کرے: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

قادیانی اسلام دشمن ہیں' مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما کا جھڈو میں اجتماع سے خطاب

جھڈو (نمائندہ اسلام) حکومت اپنے دل سے قادیانیوں کے لئے نرم گوشہ ختم کرکے ان کی سرگرمیاں کنٹرول کرے' ضلع میرپورخاص میں قادیانیوں کی سرگرمیاں انتظامیہ کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہیں۔ حکومت کی دانستہ غفلت حالات کو سنگین راہوں پر لے جارہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ضلع میرپورخاص کے دورے کے دوران جھڈو میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی' اسلام دشمن ہیں اور ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے اور ۱۹۸۴ء میں ان کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگائی جاچکی ہے لیکن حکومت غفلت کا مظاہرہ کرکے قادیانیوں کے ہاتھوں امت مسلمہ کو ہونے والے عظیم نقصان میں حصہ دار بن رہی ہے۔

قادیانیت کو اسلام کے نام سے متعارف کرانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ قادیانیت کو اسلام کے نام سے متعارف کرانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ قادیانی' یہودی اور عیسائیوں سے بھی بدتر اسلام اور پاکستان دشمن ہیں' وہ پرامن رہنے کی بجائے غیر آئینی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور عالمی دہشت گردوں کی تحریک کا حصہ بنے ہوئے ہیں' مولانا یہاں جامع مسجد کالوالہ (چیچہ وطنی) میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کررہے تھے' انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ اسلام اور ملک کے لئے کینسر ثابت ہوا ہے' وہ ملک میں سرکاری محکموں اور حساس عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے بھی لوٹ مار کرپشن اور تخریب کاری جیسی وارداتوں کی واضح طور پر سرپرستی کررہے ہیں اور ان کی انگریز نواز غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملکی معیشت اور اقتصادی حالت تباہی کے دھانے پر پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ سرکاری محکموں اور حساس مقامات پر تعینات قادیانیوں کو سبکدوش کرے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کا موٹو جہاد ہے جبکہ قادیانی ہر قسم کے جہاد کے منکر ہیں لہٰذا انہیں فوج میں بھرتی نہ کیا جائے' کیونکہ

سابقہ روایات کے پیش نظر جنگی حالت میں قادیانی باغیانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کی خود ساختہ انگریزی و دجالی نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جرأت مندانہ تعاقب کی وجہ سے اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکی ہے۔ مجاہدین ختم نبوت اور مسلمانان عالم کسی جگہ بھی قادیانیت اور صیہونیت کے مکر و فریب کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ علاوہ ازیں دفتر ختم نبوت غلہ منڈی چیچہ وطنی میں کارکنوں کو بریفنگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی صرف مدعی نبوت یا مدعی مسیحیت نہیں تھا بلکہ وہ بدترین قسم کا شاتم رسول بھی تھا' انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کا اولین فرض ہے کہ وہ مسلمانان پاکستان کے حساس ترین مسائل تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کو متانت اور سنجیدگی کے ساتھ مستقل اور منظم بنیادوں پر ہمیشہ کے لئے حل کرے۔

پوری دنیا میں قادیانیت کے چہرے کو بے نقاب کرنا ہمارا مذہبی حق ہے

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) قادیانیت سمیت تمام اسلام دشمن فرقوں کے خلاف جہاد جاری رہے گا' دنیا کے کسی قانون کی رو سے توہین رسالت کی اجازت نہیں دی جا سکتی' مسلم کش پالیسی اور قادیانیت نوازی پر مبنی لارڈ میکالے کے کلیسائی قوانین قابل مذمت ہیں۔ انسانی حقوق کے علمبردار پوری دنیا میں امت مسلمہ پر ظلم و تعدی کے پہاڑ توڑنے کے علاوہ منکرین ختم نبوت کو سیاسی پناہ دے کر مسلمانوں کے مذہبی و بنیادی حقوق کو مجروح کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے یہاں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت' اسلام نہیں بلکہ بین الاقوامی سیکولر لابیوں اور اسلام دشمن یہودیوں کی بی ٹیم ہے۔ عالمی سطح پر قادیانیوں کے مظالم اور مسلمانوں کے خلاف ان کی جابرانہ و مکارانہ پالیسیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں' وہ پاکستان میں رہتے ہوئے بھی ملک کے اہم راز چوری کر کے استعماریت اور صیہونیت کی نمک حلالی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر پوری امت کے اتحاد سے قادیانیت اور کلیسائی طاقتیں لرزہ براندام ہیں' اب وہ مختلف حربوں اور چالوں سے فرقہ واریت اور فروعی مسائل کو ہوا دے رہی ہیں۔ مختلف ایجنسیوں کی پیداوار جماعتوں کو یہ اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اسلام اور دینی مسائل کی آڑ میں تخریب ملت اور تفریق امت کا کام سرانجام دیں تاکہ مسلمانوں کے باہمی خالصتاً فروعی مسائل میں الجھے رہنے کی وجہ سے قادیانیت و عیسائیت کو پنپنے کا موقع میسر آئے' انہوں نے کہا کہ علماء کرام اور دینی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ پوری اسلامی برادری کو اتحاد و اتفاق کا سبق دے کر تحفظ ناموس رسالت کے لئے منظم کریں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے متشددانہ ہتھکنڈے ہمارا راستہ نہیں روک سکتے' ہم پوری دنیا میں قادیانیت کے مکروہ چہرہ کو بے نقاب کرتے رہیں گے کیونکہ یہ ہمارا مذہبی و بنیادی حق ہے۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورہ کنری و نبی سرروڈ' کنری دفتر میں ممبر قومی اسمبلی اسداللہ بھٹو کی تشریف آوری

کنری (رپورٹ : عبدالرشید راجپوت)

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی دفتر ختم نبوت کنری میں تشریف لائے تو وہاں پر ان کا پرجوش طریقہ سے استقبال کیا گیا' استقبالیہ میں میاں عبدالواحد' خالد ندیم بھٹی' ریاض' سہیل اصغر اور راقم الحروف بھی شریک تھے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے جمعۃ المبارک کے بیان میں حیات عیسیٰ علیہ السلام اور رد قادیانیت پر نہایت مدلل انداز میں تقریر فرمائی اور خصوصی طور پر حاضرین مجلس کی توجہ دلائی کہ قادیانیت جگہ جگہ اپنے جھوٹے وجود کو لئے پھرتی ہے اور اسے ہمیشہ سے رسوائی کا سامنا ہے اور رہے گا انشاءاللہ' کیونکہ کھانے پینے اور عیاشی کرنے کا دوسرا نام قادیانیت ہے۔ پاکستان میں رہتے ہوئے بھی قادیانی اپنے آپ کو پاکستانی نہیں کہتے۔ قادیانیوں نے ہمیشہ ملک کو نقصان پہنچایا ہے اور مزید نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد بخاری میں خصوصی نشست سے خطاب فرمایا اور لوگوں کے سوال کے جوابات خندہ پیشانی اور بڑے احسن طریقہ سے دیئے۔

بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری جماعت نے نبی سرروڈ کا پروگرام رکھا تھا' جہاں پر مولانا شجاع آبادی نے عشاء کی نماز کے بعد جلسہ عام سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو ہم نے آج نہیں بلکہ جب سے ان لوگوں نے تخریب کاری شروع کی تھی اس وقت سے آج تک ہم نے چیلنج کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ واضح رہے کہ نبی سرروڈ میں قادیانیوں نے مسلمانوں کو ہراساں کیا ہوا تھا۔ ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۲ء کو قادیانیوں نے ایک پروگرام سازش کے تحت کیا مگر اس میں وہ خود ناکام ہو گئے کیونکہ وہاں

کے مسلمان' جو پہلے ان کے دباؤ میں تھے' بعد میں جماعت کے ساتھیوں کے سمجھانے پر کہ یہ تو سراسر ایک چال ہے' جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے' نبی سر روڈ کے مسلمان پھر نئے عزم کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ اس موقع پر ساتھیوں نے اپنی کمیٹی کا اعلان نئے عزم کے ساتھ کیا جو ختم نبوت کا کام کرے گی' اور ہر نئے فتنہ کو ناکام بنائے گی' انشاء اللہ العزیز۔ کمیٹی میں جن حضرات نے شمولیت اختیار کی ہے ان کے نام یہ ہیں: عطاء اللہ' رانا شبیر احمد' طالب حسین' خلیل' محمد انور' محمد بوٹا اور محمد اقبال۔ یہ کمیٹی مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے بنائی ہے اور ان حضرات سے عہد لیا ہے کہ وہ ہمیشہ ختم نبوت کے لئے کام کریں گے' بعد میں مولانا شجاع آبادی نے موضوع کی مناسبت سے مختلف سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

دریں اثناء متحدہ مجلس عمل صوبہ سندھ کے صدر اور ممبر قومی اسمبلی جناب اسداللہ بھٹو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے دفتر میں تشریف لائے' جہاں پر ان کا حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد امان اللہ' میاں عبدالواحد' سہیل اصغر اور کثیر تعداد میں ختم نبوت کے ذمہ داران و کارکنان نے استقبال کیا۔ اسداللہ بھٹو نے حکومت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دو قومی نظریات کی جنگ ہے' پاکستان میں کسی بھی صورت میں انگریز کا طریقہ نہیں چلنے دیں گے۔ حکومت نے قادیانیوں کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے' اس کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے قادیانیت کو اسلام کے وجود اور ختم نبوت پر ڈاکہ قرار دیا' انہوں نے کہا کہ ملک میں بدامنی پھیلانے میں ہمیشہ قادیانیت کا کردار ہے' انہوں نے جماعت کے ذمہ داران سے کہا کہ ختم نبوت کا مشن چلتا رہے گا۔ متحدہ مجلس عمل اسمبلی میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی بات کرے گی۔ اس موقع پر جملہ کارکنان جماعت نے دفتر میں آنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

چوہدری بشیر احمد کا قبول اسلام

نبی سر روڈ (رپورٹ: عبدالرشید راجپوت)

چوہدری بشیر احمد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ چوہدری بشیر احمد پہلے قادیانی تھے' انہوں نے جمعہ کے روز جامع مسجد نبی سر روڈ میں جامع مسجد کے خطیب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ بعد نماز عشاء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے باقاعدہ ان سے حلف لیا۔ چوہدری بشیر احمد نے کہا کہ قادیانیت ایک جھوٹا مذہب ہے' جس میں ذرہ برابر سچائی نہیں ہے' اور دو گمراہ کرنے والا مذہب ہے' میں نے صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اسلام قبول کیا ہے اور آج کے بعد میرا کسی قادیانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک مسلمان کی طرح میں کثیر تعداد میں مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر مکمل' لاشروط طور پر عقیدۂ ختم نبوت کا اقرار کرتا ہوں' اس موقع پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد امان اللہ' مولانا خان محمد' سحر بھائی اور دیگر حضرات موجود تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں اس علاقہ میں قادیانیوں نے ایک تبلیغی پروگرام منعقد کیا تھا جس میں مسلمانوں کو اپنے جھوٹے مذہب قادیانیت کی دعوت دی گئی تھی مگر اس کے اثرات مسلمانوں پر تو کیا پڑتے؟ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد چوہدری بشیر احمد نے قادیانیوں پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ اسلام آباد

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی چار روزہ تبلیغی دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے' جہاں انہوں نے ایک درجن سے زائد مساجد میں درس قرآن کے بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت کو ریورس گیئر لگ چکا ہے اور وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا سے قادیانیت کا خاتمہ ہوجائے گا' انہوں نے کہا کہ ہزاروں شہداء ختم نبوت کے پاک خون اور قائدین تحریک ختم نبوت کی مخلصانہ جدوجہد کی وجہ سے قادیانیت سے ہر سال سینکڑوں لوگ توبہ تائب ہورہے ہیں' انہوں نے مختلف مساجد میں خطابات کے علاوہ اسلام آباد کے علماء کرام سے ملاقاتیں بھی کیں اور طالبات کے مدارس میں طالبات سے بھی خطاب فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ قاضی احسان احمد ان پروگراموں میں ان کے ساتھ شریک رہے۔

مولانا قاضی حمیداللہ خان کا استقبالیہ سے خطاب

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں متحدہ مجلس عمل اور جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا قاضی حمیداللہ خان ایم این اے گوجرانوالہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے فرزند ارجمند صاحبزادہ رشید احمد نے سپاسنامہ پیش کیا جبکہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خیر مقدمی کلمات کہے۔ تقریب کی صدارت حاجی بلند اختر نظامی نے کی' جبکہ مہمان خصوصی مولانا زاہد الراشدی تھے۔ قاضی حمیداللہ خان نے اپنی تقریر میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کل

ہے اور متحدہ مجلس عمل جزو ہے۔ آپ حضرات کو کہنے کی ضرورت نہیں' انشاء اللہ العزیز مجلس عمل اسمبلی کے اندر اور باہر تحریک ختم نبوت کی بھرپور وکالت کرے گی' انہوں نے قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کی قیادت باسعادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ اندرون سندھ

کنری (رپورٹ: مولانا محمد علی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر سندھ تشریف لائے' جہاں انہوں نے ۲۴/جنوری کا جمعہ بخاری مسجد کنری میں پڑھایا' بعد نماز عشاء جامع مسجد نبی سرروڈ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ ۲۵/جنوری کو بعد نماز عصر جامع مسجد نوکوٹ میں درس قرآن دیا' اور نماز عشاء کے بعد مدنی مسجد جھڈو میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ ۲۶/جنوری کو بعد نماز عشاء مدینہ مسجد گولارچی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت مقامی امیر حکیم محمد عاشق نے کی' کانفرنس سے مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے ۲۷/جنوری کو ظہر کی نماز کے بعد جامعہ قاسمیہ ماتلی کے طلبہ سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیت کے دجل و فریب سے بچنے کے لئے داؤ پیچ سکھائے' بعد نماز عشاء مکی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا' جس میں شہر کے علماً کرام اور عوام نے بھرپور شرکت کی' جلسہ سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا۔ قبل ازیں انہوں نے اعجاز احمد خان کی دعوت پر سنگھانوی اسلامک لائبریری میں کارکنوں سے خطاب کیا۔ ۲۸/جنوری کو مولانا محمد نے مدرسہ تعلیم القرآن ٹنڈو غلام علی کے اساتذہ و طلبہ سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیت کے خلاف داؤ پیچ سے آگاہ کیا' جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد قاضی مبارک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا حافظ محمد زبیر نے کی' کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا۔ ۲۹/جنوری کو قبل از ظہر جامع دارالسلام للبنات میرپور خاص میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے طالبات اور شہر بھر سے تشریف لانے والی خواتین سے اصلاحی خطاب کیا جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔ ۳۰/جنوری کو ۱۰ بجے صبح جامعہ عثمانیہ میں طلباً و طالبات سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا جبکہ ساڑھے گیارہ بجے سے پونے بارہ بجے تک مدرسہ قاسم العلوم للبنات میں طالبات و معلمات کو قادیانیت' عیسائیت' پرویزیت کے عقائد و عزائم سے آگاہ کیا۔ بعد نماز عشاء آپ نے جامع مسجد بسم اللہ سٹیلائٹ ٹاؤن میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا' جس کی صدارت مسجد انتظامیہ کے سیکرٹری جناب ولی اللہ نے کی' کانفرنس سے مولانا محمد علی صدیقی نے بھی خطاب کیا۔ ۳۱/جنوری کو جمعۃ المبارک تک اندرون سندھ کے بھرپور تبلیغی پروگرام ہوئے' جس سے قادیانیت میں کھلبلی مچی ہوئی ہے' میرپور خاص میں قادیانیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں' جو مقامی علماً کرام اور تبلیغی دوستوں کے لئے لمحہ فکریہ ہیں' اگرچہ بندہ مرکز کی ہدایت پر ۱۰ روز ہر ماہ میں میرپور خاص کے لئے دے رہا ہے لیکن جب تک مقامی علماً کرام اور تبلیغی احباب بیدار نہ ہوں گے قادیانیت کی تبلیغ کا انسداد نہ ہوگا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خطابات کو مقامی علماً کرام نے خوب سراہا اور ان کی وقتاً فوقتاً تشریف آوری کا مطالبہ کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ کوہاٹ

کوہاٹ (رپورٹ: محمد علی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوروزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ پر کوہاٹ تشریف لائے' جہاں انہوں نے کوہاٹ کے مضافات کی نو مساجد میں بڑے اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے سرحد کے عوام کو متحدہ مجلس عمل کو ووٹ دینے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اتنی بھاری تعداد میں علماً کرام کا اسمبلی میں پہنچنا جہاں عالمی کفر اور اس کے ایجنٹوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے' وہاں قادیانیوں کے منہ بھی لٹکے ہوئے ہیں' علماً کرام عسکری اور دیگر دینی تنظیموں کے خلاف پروپیگنڈہ میں قادیانیت کا میڈیا سیل پیش پیش تھا' اور آج وہ اپنے گروؤں سمیت پریشان ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ سرحد و بلوچستان کے عوام نے علماً کرام کو کامیاب بنا کر پورے ملک کے عوام کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مجلس کا اگرچہ سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں' لیکن دینی جماعتوں کی کامیابی عالمی استعمار اور اس کے قادیانی گماشتوں کے راستہ میں رکاوٹ بنے گی۔ ان تبلیغی پروگراموں میں محمد علی' سکندر اعظم خان' جامی صاحب' مولانا محمود الحسن مبلغ ختم نبوت ساتھ ساتھ رہے۔

چوہدری محمد یوسف کی رحلت

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے دوسرے شیخ اور قائد تحریک ختم نبوت حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے شیخ و مرشد حضرت مولانا محمد عبیداللہ

ختم نبوۃ

لدھیانویؒ کے فرزند نسبتی اور صاحبزادہ حافظ محمد عابدؒ کے برادر نسبتی چوہدری محمد یوسفؒ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند' نیک سیرت' نیک صورت انسان تھے۔ مجلس اور مجلس کے امیر مرکزیہ مدظلہ کی وجہ سے مجلس کے تمام ساتھیوں اور مبلغین سے عقیدت واحترام سے پیش آتے۔ امسال سالانہ آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی تشریف لے گئے۔ ۳۱/دسمبر تا ۲/جنوری کو لاہور دفتر میں منعقد ہونے والے رد قادیانیت کورس کے آخری دن میزبانی کا شرف بھی قبول کیا۔ مرحوم کی رحلت مجلس کا ذاتی نقصان ہے' حضرت الامیر دامت برکاتہم کی علالت کی وجہ سے نماز جنازہ صاحبزادہ خلیل احمد نے پڑھائی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا' انہیں لاہور کے قدیم مبارک اور عظیم قبرستان میانی صاحب میں سپرد خاک کیا گیا' ادارہ ختم نبوت پسماندگان سے تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا گو ہے۔

قادیانیوں کو احمدی کہنا اسلام سے بغاوت ہے' ان کو قادیانی یا مرزائی کہنا چاہئے

جو مسلمان قادیانیوں کو احمدی کہتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی اور بے ادب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر میرا نام "محمد" اور آسمان پر "احمد" ہے۔ لہٰذا احمدی' محمدی صرف ہم مسلمان ہیں۔ قادیانی مرتد' بے ایمان اور کافر ہیں نہ کہ احمدی۔ لٹریچر مفت: دفتر ختم نبوت' لکڑ منڈی' سرگودھا فون: 710474

اردن میں توہین رسالت کے مجرمان پر فرد جرم عائد کردی گئی

اردن (نمائندہ خصوصی) تین صحافیوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور اردن کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے جرم میں فرد جرم عائد کردی گئی۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ان جرائم کا ارتکاب ایک مضمون کے ذریعہ کیا' جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کو زیر بحث لانے کی کوششیں کی گئی۔ مہذ مبدین' رومان حداد اور ناصر قماش پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے معاشرہ کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی اور جھوٹی افواہیں پھیلائیں۔ ان کے خلاف چارج شیٹ اردن کی فوجی عدالت میں پڑھ کر سنائی گئی' جس کے تحت انہیں تین سال قید اور جرمانہ کی سزا ہوسکتی ہے۔ پولیس نے ان تینوں صحافیوں کو ہفت روزہ اخبار "الہلال" میں مہذ مبدین کے مضمون کی اشاعت کے بعد گرفتار کیا گیا۔ ملٹری پراسیکوٹر کا کہنا ہے کہ مبدین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی پر مضمون لکھ کر اسلام میں نبوت کے تصور کو مسخ کیا ہے۔ انتظامیہ نے "الہلال" اخبار کی بندش کے احکامات جاری کئے اور اس کے مدیران رومان حداد اور ناصر قماش کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد ایک عالم دین نے مبدین کو مرتد قرار دیا تھا۔

تبصرہ کتب

نام کتاب: مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سوانح وافکار۔

تحقیق وترتیب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان۔

تحریک آزادی کے نامور مجاہد' تحریک ختم نبوت کے عظیم قائد' کاروان بخاریؒ کے حدی خوان' پاکستان کے ایک بڑے خطیب' شعلہ بیاں مقرر' صاحب طرز انشاء پرداز کی سیرت وسوانح پر مشتمل ایک خوبصورت کتاب' جس کا پیش لفظ قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف' امام اہلسنت مولانا قاضی مظہر حسین چکوالی' مفسر قرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ اور روزنامہ نوائے وقت کے سینئر صحافی جناب حمید اصغر مجید نے لکھ کر کتاب کی عظمت کو چار چاند لگادیئے۔ مرحوم اپنے زمانے کے عظیم خطباء میں سے ایک تھے' ان کی شعلہ نوائی سے قادیانیت بلبلا اٹھی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لائق تبریک ہیں کہ انہوں نے ایک قومی رہنما کی تحریر وتقریر کو محفوظ کرکے ملی فریضہ ادا کیا۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول سوانح' باب دوم نگارشات' باب سوم مکتوبات' باب چہارم خطبات' باب پنجم پریس کا خراج تحسین اور باب ششم منظوم خراج تحسین پر مشتمل ہے۔ عمدہ کمپوزنگ' اعلیٰ طباعت' چار رنگوں پر مشتمل حسین سرورق' مضبوط اور خوبصورت جلد' صفحات: ۲۴۰' ہدیہ ۱۸۰ روپے تاجروں اور جماعتی احباب کے لئے خصوصی رعایت' اسٹاک محدود۔ کراچی' لاہور' راولپنڈی والے حضرات درج ذیل کتب خانوں سے منگواسکتے ہیں: مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی' مکتبہ ختم نبوت ۳۸ غزالی اسٹریٹ اردو بازار لاہور اور مکتبہ رشیدیہ سراجیہ بازار راولپنڈی' نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ دفاتر اور قریبی کتب خانوں سے بھی یہ کتاب طلب کی جاسکتی ہے۔ بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات مبلغ: ۱۳۰ روپے کا منی آرڈر بھیج کر کتاب منگواسکتے ہیں۔

شفیع المذنبیں آئے حبیب کبریا آئے

شفیع المذنبیں آئے حبیب کبریا آئے
کرم عالم پہ فرمائے محمدؐ مصطفیٰ ہوکر

ستاتے تھے یہ ہر لمحہ کبھی جو سورما ہوکر
نبیؐ کے پاس حاضر ہیں وہ اب بے دست و پا ہوکر

خدا واحد ہے آقاؐ نے کہا جب کوہ فاراں سے
زمانے میں وہ گونجی ہے صدائے مرحبا ہوکر

کوئی دیکھے جہاں میں غمگساری شہ والا
ہر اک مجبور کے وہ کام آئے اسرا ہوکر

دیا درس قناعت دیکھیے آقاؐ نے عالم کو
کہ پتھر پیٹ پہ باندھے ہیں محبوب خدا ہوکر

مری امت کی بخشش کا خدایا فیصلہ فرما
خدا کے سامنے ہیں مصطفیٰ دست دعا ہوکر

سبق یہ سیرت صدیقؓ اکبرؓ ہم کو دیتی ہے
نبیؐ کی پیروی کیجیے غلام باوفا ہوکر

عمرؓ آئے تھے ان کو قتل کرنے کے لئے لیکن
نبیؐ کے روبرو آئے سراپا التجا ہوکر

کوئی عثمانؓ جیسا صاحب ثروت نہ آئے گا
ہر اک مفلس کے کام آئے وہ دریائے سخا ہوکر

شجاعت حضرت حیدرؓ کی سب کو یاد آتی ہے
جہاں میں اب نہ آئے گا کوئی شیر خدا ہوکر

الٰہی دید طیبہ کے لئے بے چین ہے رہبر
اسے اذن حضوری کر عطا رب العلا ہوکر

حسیب رہبر پرتاپگڑھی

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرینؐ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملتِ اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوة

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے